مومن اور امید و یقین

قرآن نے ہر جگہ یہ حقیقت واضح کی کہ ایمان، امید اور یقین ہے، کفر، شک اور مایوسی ہے۔ وہ بار بار اس بات پر زور دیتا ہے کہ مایوس نہ ہو۔ امید کا چراغ روشن رکھو۔ ہر حال میں امیدوار فضل وسعادت رہو۔ یہی مقتضائے ایمان ہے۔ یہی سرچشمۂ زندگی ہے۔ اسی سے تمام دنیوی اور اخروی کامرانیوں کی دولت حاصل ہوسکتی ہے۔

ایمان نام ہی امید کا ہے اور مومن وہ ہے جو مایوسی سے کبھی آشنا نہیں ہوسکتا۔ اس کا ذہنی مزاج کسی چیز سے اتنا بیگانہ نہیں، جس قدر مایوسی سے۔ زندگی کی مشکلیں اسے کتنا ہی ناکام کریں لیکن وہ پھر سعی کرے گا۔ لغزشوں اور گناہوں کا ہجوم اسے کتنا ہی گھیر لے لیکن وہ پھر توبہ کرے گا۔ نہ تو دنیا کی کامیابی سے وہ مایوس ہوسکتا ہے، نہ آخرت کی نجات سے۔ وہ جانتا ہے کہ دنیا کی مایوسی موت ہے اور آخرت کی مایوسی شقاوت، وہ دونوں جگہ رحمت الٰہی کو دیکھتا اور اس کی بخششوں پر یقین رکھتا ہے کہ لَاتَقْنَطُوْامِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ اِنَّ اللّٰهَ يَغْفِرُ الذُّنُوْبَ جَمِيْعًا اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِيْم ''اللہ کی رحمت سے مایوس نہ ہو، اللہ سبھی گناہ بخش دیتا ہے۔ ہاں، وہ بخشنے والا اور رحمت کرنے والا ہے''۔ (سورہ زمر: ۵۳)

(رسول رحمت، صفحہ نمبر ۱۲۴، تصنیف: مولانا ابوالکلام آزادؒ)

درس حدیث

بیماری، آزمائش اور گناہوں کا کفارہ ہے

محمد اظہر مدنی

عن عبدالله بن مسعود رضی الله عنه قال دخلت علی رسول الله ﷺ وهو یوعک فقلت یا رسول الله انک توعک وعکا شدیدا قال اجل انی اوعک کما یوعک رجلان منکم فقلت ذلک أن لک اجرین قال اجل ذ لک کذلک ما من مسلم یصیبه اذی شوکة فما فوقها الا کفر الله بها سیئاته کما تحط الشجرة ورقها. (صحیح بخاری ۵۶۴۸ باب اشد الناس بلاء الانبیاء ثم الاول فالاول، کتاب المرضی)

ترجمہ: حضرت عبداللہ بن مسعودؓ سے مروی ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں رسول اللہ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپ کو شدید بخار تھا۔ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ ؟ آپ کو بہت تیز بخار ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ ہاں مجھے تنہا اتنا بخار ہوتا ہے جتنا تم میں سے دو آدمی کو ہوتا ہے۔ میں نے کہا یہ اس لئے کہ آپ ﷺ کے لیے ثواب بھی دوگنا ہے۔ آپ نے فرمایا، ہاں یہی بات ہے۔ مسلمان کو جو بھی تکلیف پہنچتی ہے خواہ کانٹا ہو یا اس سے زیادہ تکلیف دینے والی کوئی چیز تو جس طرح درخت اپنے پتوں کو گرادیتا ہے اسی طرح اللہ تعالیٰ اس تکلیف کو اس کے گناہوں کا کفارہ بنادیتا ہے۔

تشریح: دنیا میں مختلف قسم کی بیماریاں پائی جاتی ہیں۔ یہ ساری بیماریاں اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہوتی ہیں۔ ہمارا اس بات پر ایمان اور یقین ہے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو گاہے بگاہے آزماتا ہے جس طرح انبیاء کرام علیہم الصلاۃ والسلام کو آزماتا رہا ہے۔ اور اس دنیا کو دارالامتحان قرار دیا تاکہ پتہ چلے کہ ایکم احسن عملا کون ہے جو اپنے رب کے اصولوں پر کھرا اترتا ہے، سورہ بقرہ کی آیت نمبر ۵۵، ۵۶، ۵۷ میں واضح طور پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد موجود ہے کہ ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے۔ دشمن کے ڈر سے، بھوک پیاس سے، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان پر صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جب کبھی ان پر کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو اللہ کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

غرضیکہ نصوص سے پتہ چلتا ہے بڑے بڑے صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین مختلف بیماریوں میں مبتلا کئے گئے اور انہوں نے صبر کا وہ مظاہرہ کیا کہ جس کی مثال نہیں ملتی۔ آج مسلمان امت کو ضرورت ہے کہ احادیث کی روشنی میں بیماریوں پر صبر کرنے کا جو اجر وثواب ہے اس کو حاصل کرنے کے لئے صبر واستقامت کا مظاہرہ کریں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے بیماری کی تکالیف اور دیگر مصیبتوں میں مبتلا کردیتا ہے اور شارع علیہ الصلوۃ والسلام کی زندگی کو دیکھئے تو اندازہ ہوگا کہ کس طرح آزمائشوں میں مبتلا کئے گئے تھے؟ مائی عائشہؓ بیان فرماتی ہیں کہ مرض الموت کی تکلیف اور اس کی پریشانی کو رسول اللہ سے زیادہ کسی اور کو برداشت کرتے نہیں دیکھا۔ اس قدر بخار کہ اس کی شدت سے رداء گرم ہوجاتی۔ اور بے ہوش ہوجاتے لیکن زبان مبارک سے کبھی ناشکری کے الفاظ نہیں ادا کرتے اور ان تمام تکالیف کو جھیلتے اور صبر وشکر سے کام لیتے اور جب ہوش آتا تو زبان مبارک سے اللھم الحقنی بالرفیق الاعلی کے الفاظ کہتے۔ اور ایک حدیث میں آتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ام السائبؓ کے پاس گئے اور پوچھا اے ام السائبؓ تجھے کیا ہوا ہے کیوں کانپ رہی ہو وہ بولی بخار ہے البتہ اس کو برکت نہ دے آپ نے فرمایا: بخار کو برا مت کہو کیونکہ وہ لوگوں کے گناہوں کو ختم کردیتا ہے۔ جس طرح بھٹی لوہے سے میل کچیل کو ختم کردیتی ہے اس کے علاوہ مختلف امراض ہیں جس پر صبر کرنے والوں کو اللہ تعالیٰ نے جنت کی بشارت سنائی ہے۔ جیسے مرگی کا عارضہ، یہ بیماری انسانوں کو ان کے کام سے بالکل روک دیتی ہے۔ اس مرض سے انسان کو موت لاحق ہوجاتی ہے۔ اس مرض پر صبر کرنے والے کو نبی کریم ﷺ نے جنت کی بشارت سنائی ہے۔ حضرت عطاء بن رباح بیان کرتے ہیں کہ حضرت ابن عباسؓ نے مجھ سے کہا کہ تمہیں ایک جنتی عورت کو دکھادوں میں نے عرض کیا کہ ضرور دکھائیں۔ کہا کہ ایک سیاہ عورت نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوتی ہے اور کہتی ہے کہ مجھے مرگی کی بیماری ہے اور اس کی وجہ سے میرا ستر کھل جاتا ہے۔ آپ میرے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمادیجئے۔ آپ نے فرمایا کہ اگر تو چاہے تو صبر کر، تجھے جنت ملے گی اور اگر چاہے تو ہم تیرے لیے اللہ تعالیٰ سے اس مرض سے نجات کی دعا کروں۔ اس نے کہا کہ میں صبر کروں گی لیکن بے ہوشی کے وقت میرا ستر کھل جاتا ہے لہٰذا آپ اللہ سے یہ دعا فرمادیں کہ ستر نہ کھلے۔ آپ نے اس کے لئے دعا فرمائی۔ اس طرح اللہ تعالیٰ جب کسی کو آنکھ کے مرض میں مبتلا کردیتا ہے اور اس کی بینائی چھین لیتا ہے اور وہ اس پر صبر وشکر بجالاتا ہے تو ایسے شخص کے لئے جنت ہے۔ حضرت انسؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ کو اللہ کا یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ جب میں اپنے کسی بندے کو اس کے دو محبوب اعضاء کے بارے میں آزماتا ہوں اور وہ اس پر صبر کرنے لگے تو میں اس کے بدلے جنت دیتا ہوں۔ مذکورہ بالا احادیث سے پتہ چلتا ہے ہر حالت میں مومن کے لئے بھلائی ہی بھلائی ہے، بیماریاں اس کے گناہوں کو مٹادیتی ہیں جس طرح درخت اپنے پتے کو گرادیتے ہیں۔ خطائیں لغزشیں ویسے ہی دور ہوجاتی ہیں جس طرح بھٹی زنگ کو دور کردیتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے ہم تمام مسلمانوں کو بیماریوں پر صبر کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

☆☆

مدیر مسئول

اصغر علی امام مہدی سلفی

مدیر

عبدالقدوس اطہر نقوی

اس شمارے میں

درس حدیث	۲
اداریہ	۳
پانی کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں	۶
مشکلات سے نجات کا نسخۂ کیمیا	۹
نظم	۱۱
گرداب ہلاکت سے نکلنے نہیں دیتے (نظم)	۱۱
اہل جنت اوران کا مقام	۱۲
اسلامی تعلیمات میں عدل وانصاف کی اہمیت	۱۸
طب وصحت	۲۰
رپورٹ اٹھارہواں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم	۲۲
مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز	۲۸
جماعتی خبریں	۳۰

مضمون نگار کی رائے سے ادارہ کا متفق ہونا ضروری نہیں ہے

بدل اشتراک

سالانہ ــــــــ ۱۵۰/روپے

فی شمارہ ــــــــ ۷/روپے

پاکستان ــــــــ ۵۰۰/روپے

بلاد عربیہ ودیگر ممالک سے ۳۵ڈالر یا اس کے مساوی

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

اہل حدیث منزل ۴۱۱۶، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۱۱۰۰۰۶

ویب سائٹ www.ahlehadees.org

ترجمان ای میل jaridahtarjuman@gmail.com

جمعیت ای میل jamiatahlehadeeshind@hotmail.com

اداریہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

ادائیگی حج کی سعادت اور مشاعر ومقدسات کی زیارت کا شرف

حسن انتظام کا شاہکار، سہولیات کی فقید المثالی، بے مثال خدمات، قربانی واخلاص کا نتیجہ

حج اسلام کا وہ عظیم الشان فریضہ ہے جو جامع عبادات وریاضیات، مجمع ندوات، اجتماعات ومؤتمرات، منبع مکارم اخلاق وحسن سلوک اور اپنی عمومیت وشمولیت برائے فلاح وسعادت انسانیت جیسے امتیازات وخصوصیات میں ممتاز ہے۔

اسی لئے حج ایک طرف جہاں انسان کو اخلاقیات میں عظمت وسربلندی کے اعلیٰ مقام پر فائز کرنے کا اہم فریضہ ووسیلہ، رذائل وصفات مذمومہ کے خاتمہ کے لیے ایک بہترین پلیٹ فارم اور میدان محنت وریاضت ہے وہیں عبادات کو اخلاص وللّٰہیت، خشوع وخضوع اور خشیت وانابت کے اعلیٰ مرتبے پر فائز کرتا ہے۔ احرام، تلبیہ، طواف، سعی صفا ومروہ، وقوف منی ومزدلفہ، قربانی وحلق اور رمی جمرات تک ہر ایک ادا جہاں محبوب سبحانی ہے وہاں وہ سب کے سب مفید ومحبّ انسانی بھی ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے نہایت جامع پیرایہ بیان میں ذکر فرمایا ہے۔

وَاَذِّنۡ فِی النَّاسِ بِالۡحَجِّ یَاۡتُوۡکَ رِجَالًا وَّعَلٰی کُلِّ ضَامِرٍ یَّاۡتِیۡنَ مِنۡ کُلِّ فَجٍّ عَمِیۡقٍ لِّیَشۡهَدُوۡا مَنَافِعَ لَهُمۡ وَیَذۡکُرُوا اسۡمَ اللّٰهِ فِیۡۤ اَیَّامٍ مَّعۡلُوۡمٰتٍ عَلٰی مَا رَزَقَهُمۡ مِّنۡۢ بَهِیۡمَةِ الۡاَنۡعَامِ فَکُلُوۡا مِنۡهَا وَاَطۡعِمُوا الۡبَآئِسَ الۡفَقِیۡرَ ثُمَّ لۡیَقۡضُوۡا تَفَثَهُمۡ وَلۡیُوۡفُوۡا نُذُوۡرَهُمۡ وَلۡیَطَّوَّفُوۡا بِالۡبَیۡتِ الۡعَتِیۡقِ (الحج: ۲۷-۲۹) ”اور لوگوں میں حج کی منادی کردے لوگ تیرے پاس پاپیادہ بھی آئیں گے اور دبلے پتلے اونٹوں پر بھی دور دراز کی تمام راہوں سے آئیں گے۔ اپنے فائدے حاصل کرنے کو آجائیں اور ان مقررہ دنوں میں اللہ کا نام یاد کریں ان چوپایوں پر جو پالتو ہیں۔ پس تم آپ بھی کھاؤ اور بھوکے فقیروں کو بھی کھلاؤ۔ پھر وہ اپنا میل کچیل دور کریں اور اپنی نذریں پوری کریں اور اللہ کے قدیم گھر کا طواف کریں“۔

یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کی پرخلوص دعا اور سعودی عرب جیسی موحد اور کتاب وسنت پر قائم حکومت اور اس کی عظیم الشان خدمات وتسہیلات، بے مثال ایثار وقربانی اور اخلاص وللّٰہیت کا ہی ثمرہ، نتیجہ اور مقناطیسیت ہے کہ آج پوری دنیا کے کونے کونے اور چپے چپے سے شاداں وفرحاں، مسرور وشاداں لاکھوں کی تعداد میں حجاج ومعتمرین اور زائرین بیت اللہ الحرام پہنچتے ہیں اور فریضہ ومناسک حج ادا کرکے اپنے آپ کو گناہوں اور رذائل اخلاق وصفات مذمومہ کی غلاظتوں سے اس

طرح پاک وصاف کرکے لوٹتے اور رجع کیوم ولدته امه (بخاری)'' وہ ایسا ہوکرلوٹا جیسا کہ اس دن تھا جس دن اس کی ماں نے اسے جنا'' کی خوشخبری سے بہرہ ور ہوتے ہیں۔

حج کے فوائد میں سے ایک اہم فائدہ یہ بھی ہے کہ وہ مساوات انسانی کا درس دیتا ہے، رنگ ونسل کی تفریق مٹاتا ہے اور محمود وایاز کے امتیاز کو ختم کرتا ہے، جغرافیائی حد بندیوں کو توڑ کر اخوت وقومیت اسلامی کا عالمگیر عملی مظاہرہ پیش کرتا ہے۔ جب ایک حاجی اپنے رنگارنگ اور بوقلموں ملکی وقومی لباسوں اور وضع قطع کو ترک کرکے احرام کے کپڑوں میں ملبوس ہوتا ہے اور سب کا یہی ایک نعرہ ہوتا ہے لبیك اللھم لبیك لاشریك لك لبیك ان الحمد والنعمة لك والملك لا شریك لك ''میں حاضر ہوں، اے اللہ میں حاضر ہوں، میں حاضر ہوں، تیرا کوئی شریک نہیں، میں حاضر ہوں یقیناً تمام تعریفیں نعمتیں اور بادشاہت تیرے لئے ہے، تیرا کوئی شریک نہیں'' اور یہی سنت ابراہیمی اور اسوۂ محمدی ہے جس پر پروانہ وار پوری امت ہر دور میں نچھاور ہوتی رہی ہے اور اللہ کے اس گھر کی زیارت کرنے والے اپنے ملک ووطن کو خیر باد کہہ کر سوئے حرم عبرالقرون رواں دواں ہوتے رہے ہیں۔ افسوس کے ساتھ تاریخ کے مختلف موڑ پر ایک بے لاگ مورخ کو اس باسعادت سلسلہ میں یہ بھی حیطہ تحریر میں لانا پڑتا رہا ہے کہ امن وامان کے فقدان، رہزنوں کی کثرت، حکمرانوں کے ظلم وجور، اقتدار کے ہوس رانوں کی رسہ کشی اور مکروفریب اور پروپیگنڈوں کے اثر سے حجاز کے راستے میں حاجی لٹ جاتا تھا، اس کے جان ومال کے لالے پڑجاتے تھے اور یہ خوشگوار ومقدس اور باسعادت سفر تمام متعلقین حجاج کے لیے عظیم غم واندوہ، بے شمار اندیشوں، خوفناکیوں اور ہلاکت خیزیوں کا پیش خیمہ بن جاتا تھا۔ قرامطہ وغیرہ جو حب اہل بیت کا دم بھرتے نہیں تھکتے تھے کا حرم میں الحاد وفساد کا شاخسانہ کھڑا کرنا حتی کہ حجر اسود جیسے جنتی پتھر کو خانہ کعبہ کی مقدس دیواروں سے قلع قمع کرنے جیسے روح فرسا واقعات ہیں۔ دور کیوں جاتے ہو، اپنے قریبی زمانے پر غور کرو کہ سعودی شاہی حکومت سے پہلے حج، حجاج اور سفر زیارت مقدسات ومشاعر اور بلاد حرمین کی باسعادت اور پرامن راہوں کا حال کس قدر زار ہوا کرتا تھا اور حجاز کے راستہ میں حجاج کا قافلہ اس بے دردی سے لٹ جاتا تھا اور حجاج بیت اللہ کس طرح جان جوکھم میں ڈال کر اس فریضہ سے عہدہ برآ ہوپاتے تھے۔ بلکہ نوبت ایں بہ جارسید کہ فقہاء زمانہ کا راستہ مامون نہ ہونے کی وجہ سے الغائے حج اور سقوط فریضہ ومناسک کا فتوی صادر کرنا وطیرہ سابن گیا تھا۔ ان ہی سب اندیشوں کے پیش نظر حجاج کے قافلہ کو روانہ کرتے ہوئے سوسو بلائیں لیتے تھے۔ اس کے باوجود خویش واقارب اور اہل وطن اندیشہ ہائے دراز اور خوف وخطر راہ کی وجہ سے زاروقطار روتے ہوئے حاجیوں کو روانہ کرتے تھے اور حج سے واپسی پر جان بچی ہزار پائے کے بموجب خوشی ومسرت کا اظہار فرماتے تھے تا آنکہ توحید کے متوالے، کتاب وسنت کے علمبردار اور شریعت اسلامیہ کے رکھوالے سعودی حکمراں، وہاں کے تقوی شعار علماء اور موحد عوام بلاد حرمین میں بیت اللہ اور حجاج کی خدمت پر مامور ہوئے اور اللہ کے فضل وتوفیق سے حرم کی سرزمین صحیح معنوں میں حرمت وعظمت، امن وسکون اور راحت واطمینان کا حقیقی گہوارہ بن گئی اور ساری دنیا کے مسلمانوں نے راحت کی سانس لی اور مسرت وشادمانی سے اللہ جل شانہ کے سامنے سربسجود ہوگئے۔ بجا طور پر بے نظیر وبے مثال خدمت بیت اللہ کا یہ شرف واعجاز آل سعود اور حکمرانان سعودیہ کو حاصل ہوا۔ اس پر وہ بجا طور پر یہ کہتے ہیں۔

ایں سعادت بزور بازو نیست
تا نہ بخشد خدائے بخشندہ

ذلك فضل الله یوتیه من یشاء والله ذوالفضل العظیم

اسی لئے بجا طور پر علماء اسلام اور مشائخ عالم نے سعودی عرب کی خدمات کو ہر دور میں داد وتحسین وتبریک دیا ہے۔

علامہ ابن باز رحمہ اللہ نے فرمایا: الحمدللہ یہ سعودی حکومت، ایک اسلامی حکومت ہے جو بھلائی کا حکم دیتی، برائی سے روکتی، شریعت کے مطابق فیصلے کرتی اور اسے استحکام بخشتی ہے۔

آپ نے مزید فرمایا: اس حکومت سے دشمنی کرنا حق اور توحید کے ساتھ دشمنی ہے۔ (اس کے علاوہ) اب ایسی کون سی حکومت ہے جو توحید پر قائم ہے؟

علامہ ابن عثیمین رحمہ اللہ نے فرمایا: ملک (سعودی عرب) جیسا کہ آپ جانتے ہیں ایسا ملک ہے جہاں اسلامی شریعت کے مطابق حکومت قائم ہے، اور یہ اللہ کا بڑا احسان ہے۔

علامہ صالح الفوزان رحمہ اللہ نے اس حکومت اور اس کی سلفی دعوت سے متعلق فرمایا: دوسو سال سے یہ حکومت قائم ہے، یہ کامیاب ہے اور اس میں کسی کا اختلاف نہیں ہے نیز راہ راست پر گامزن ہے۔ یہ کتاب وسنت پر قائم ہے۔ اس کی دعوت کامیاب ہے، جس میں کسی شک وشبہ کی قطعاً گنجائش نہیں ہے۔

علامہ البانی رحمہ اللہ نے فرمایا: دعا ہے کہ اللہ تعالی جزیرہ (عرب) کی سرزمین اور تمام مسلم ممالک کو ہمیشہ اپنی نعمت سے سرفراز رکھے اور خادم حرمین شریفین کی سرپرستی میں حکومت توحید کی حفاظت فرمائے۔

یمن کے محدث علامہ مقبل الوادعی نے فرمایا: تمام اسلامی ممالک کے باشندوں پر لازم ہے کہ وہ اس حکومت کے ساتھ تعاون کریں گرچہ اچھی بات کہہ کر ہی، کیونکہ اس کے اندرونی وبیرونی دشمن بہت ہیں۔ علماء سوء سعودی حکومت کے سلسلے میں کلام کرتے ہیں اور بسا اوقات اس کی تکفیر بھی کرتے ہیں۔ یہ مخفی گروہ ہیں جب بھی موقعہ پاتے ہیں اس حکومت پر کود پڑنے کے لیے اپنے آپ کو تیار رکھتے ہیں لہٰذا مسلمانوں کے لیے مناسب ہے کہ وہ انہیں ایسا کرنے سے باز رکھیں اور ان کے غلط رویے کی

حمایت نہ کریں۔

علامہ حماد الانصاری رحمہ اللہ نے فرمایا: حکومت عباسیہ کے آخری دور سے ماضی قریب تک اسلامی حکومتیں اشعری یا معتزلی عقیدے پر تھیں، اس لیے ہمارا عقیدہ ہے کہ عرصہ دراز کے بعد سعودی حکومت نے سلفی عقیدہ یعنی سلف صالحین کے عقیدے کی نشرو اشاعت کی ہے۔

خصوصاً امسال کا حج جس کی ادائیگی کی سعادت اس حقیر کو بھی حاصل ہوئی ہے اور بیسیوں لاکھ حجاج کی کثرت کے باوجود حسن انتظام، حسن ترتیب، اعلیٰ وبہترین خدمات، عظیم سہولیات اور حجاج کے عمدہ راحت وآرام کے اعتبار سے ہر حاجی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکا۔ اور بے ساختہ وبے اختیار دست بدعا ہونے پر مجبور ہوگیا کہ بار الہ اس عظیم خدمت کے صلہ میں اس حکومت کو اپنی تمام تر نعمتوں سے نواز دے اور حرمین وحجاج کی مزید خدمت کی توفیق ارزانی فرماتا رہے اور بجا طور پر کہنا پڑتا ہے کہ ایں کار از تو آید و مرداں چنیں کنند۔ دراصل بلاد حرمین کی خدمت وتعمیر اور آبادکاری کی سعادت ان عظیم بندوں کے حصے میں اللہ جل شانہ ڈالتے ہیں جن سے پہلے وہ خود راضی ہوتے ہیں اور یہ خوش نصیبی سعودی حکمرانوں کو حاصل ہے کہ وہ مسلسل دو صدیوں سے بھی زیادہ مدت سے حرمین اور حجاج کی خدمت بحسن وخوبی انجام دیتے آرہے ہیں اور تعمیرات اور توسیعات کا وہ عظیم الشان کارنامہ انجام دیا ہے جو کسی اور کے حصہ میں نہیں آسکا۔ جس پر ان کا جس قدر شکریہ ادا کیا جائے، ان کی تعریف وتوصیف کی جائے اور انھیں داد وتحسین دی جائے کم ہے اور ہم تمام حجاج کرام اور عالم اسلام اور اپنی طرف سے خادم حرمین شریفین سلمان بن عبدالعزیز حفظہ اللہ وایدہ بنصرہ العزیز اور ولی عہد کو دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کرتے ہیں اور تمام علماء ومشائخ کو ہدیہ تبریک پیش کرتے ہیں اور یہ کہنے میں جھجھک محسوس نہیں کرتے کہ

منت منہ کہ خدمت سلطاں ہمیں کنم

مملکت سعودی عرب کے حکمراں تقریباً دو صدیوں سے حج وعمرہ کے پرامن انتظام وانصرام اور خدمت ضیوف الرحمٰن میں لگے ہوئے ہیں اور ان میں یہ خصوصیت نسلاً بعد نسل زمانہ جاہلیت سے ہی متوارث ہوکر چلی آرہی ہے۔ تاریخ بتاتی ہے کہ جاہلیت کے زمانے میں بھی عربوں کے بعض کمالات وامتیازات میں ان کا کوئی ثانی نہیں تھا۔ وہ جاہلیت اولیٰ کے دور تاریک وظلمات میں رہنے کے باوجود جن خصوصیات وخدمات کی وجہ سے امتیازی واعلیٰ مقام پر فائز تھے ان میں سے حج جیسی عظیم عبادت کا اہتمام بھی تھا، وہ اس حوالے سے، اخلاق وکردار، ایثار وقربانی اور بے مثال اتحاد واتفاق کے اعلیٰ مدارج پر فائز تھے۔ حالانکہ ان کی عام زندگی میں ان خصوصیات کا اکثر فقدان نظر آتا تھا۔ لیکن جب بات آتی تھی بیت اللہ الحرام کی اور اس کی حفاظت وصیانت کی تو سب باہم متحد ہوجاتے تھے اور حجاج ومعتمرین بیت اللہ کی خدمات کا کام بڑے ہی افہام وتفہیم، خیر خواہی وخیر سگالی، محبت والفت اور بھائی چارہ کے ماحول میں بڑے نظم ونسق کے ساتھ انجام پاتا تھا۔ سقایہ، رفادہ، حجابہ، سدانہ وغیرہ اہم عہدے اور ذمہ داریاں تھیں۔ حلف الفضول بھی عہد جاہلیت کا روشن باب ہے مملکت سعودی عرب آج بھی اسی جذبے سے اور پورے ایثار وفداکاری کے ساتھ حجاج ومعتمرین بیت اللہ کی خدمت انجام دے رہی ہے بلکہ روز بروز اس کی خدمات اور سہولیات کا دائرہ وسیع ہی ہوتا جارہا ہے۔ جن میں توسیع مسجد حرام، مطاف ومسعیٰ وجمرات قابل ذکر ہیں۔

مقام شکر ہے کہ امسال بھی فریضہ حج بحسن وخوبی امن وشانتی کے سایے میں انجام تک پہنچا۔ موجودہ گلوبل حالات اور کچھ ناپسندیدہ ومنافق صفت عناصر جو ہمہ وقت حرم میں الحاد وظلم اور بے جا شور وغوغا کرنے کے لیے خار کھائے بیٹھے ہیں، کے تناظر میں ایسا پرامن حج کا موسم گزر جانا معمولی بات نہیں ہے۔ اس میں اللہ تعالیٰ کی توفیق ومدد کے بعد سعودی حکمرانوں، علماء اور عوام کی کاوشوں، انتھک محنتوں، فکرمندیوں، ایثار وقربانی، اخلاص وللّٰہیت اور اعلیٰ قسم کی انتظامی صلاحیتوں اور جدید ترین سہولیات کی فراہمی کے لیے شبانہ روز کوششوں کا بڑا دخل ہے۔ انسانوں کا سیلاب ہے کہ مرغزار بطحا کی گلیوں اور سڑکوں پر بہتا جارہا ہے لیکن کیا مجال کہ کوئی جتھا کسی دوسرے جتھے سے ٹکرا جائے یا کسی قسم کی کوئی بدمزگی پیدا ہو۔ یا کھانے پینے کی اشیاء اور ادویہ کی کسی بھی مرحلہ میں کمی کا احساس ہو۔ بلاشبہ ان اعلیٰ انتظامات وخدمات نے اس یقین کو مزید پختہ کردیا ہے کہ مملکت سعودی عرب آج کے پرفتن دور میں بھی خدمت ضیوف الرحمٰن اور بیت اللہ الحرام کی سب سے زیادہ اہل ہے اور تدویل حرمین کا شوشہ محض ایک فتنہ اور حرمین شریفین کے تقدس کو پامال کرنے کے لیے سعی نامسعود کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ اس قدر اعلیٰ وارفع انتظامات وانصرامات اور سہولیات کے باوجود بعض نام نہاد مسلم جماعتیں اور افراد بلاوجہ خامیاں اور مین میخ نکالنے کی مذموم اور ناکام کوششیں کررہی ہیں۔ اور جب کوئی بھی حربہ کامیاب ہوتا نظر نہیں آتا تو مختلف طرح کی سنسنی خیز خبریں پھیلانے کی جسارت کرتے رہنا منافقین کی عادت سی بن گئی ہے۔ لیکن اس طرح کے فتنوں میں بھی اللہ تعالیٰ نے سعودی عرب کے حکمرانوں کو ہمیشہ سرخرو فرمایا ہے۔

اللہ تعالیٰ مملکت سعودی عرب کی حاسدوں کے شرور وفتن سے حفاظت فرمائے اور ہر طرح کی ترقیات اور عروج ونہوض سے نوازے آمین۔ موسم حج کے پرامن اختتام پر مملکت سعودی عرب کے حکمراں، سعودی خاندان، علماء کرام اور عوام بلکہ پوری ملت اسلامیہ دلی مبارکباد کی مستحق ہے۔

☆☆☆

محمد ابراہیم مدنی شیخ الجامعہ جامعہ اسلامیہ خیر العلوم ڈومریا گنج، یوپی

بموقع ۳۴ویں آل انڈیا اہل حدیث کانفرنس

پانی کی اہمیت قرآن وحدیث کی روشنی میں

پانی اللہ تعالیٰ کی عظیم نعمت: اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوقات کو طرح طرح کی نعمتوں سے نوازا ہے، اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ انسان چاہنے کے باوجود اسے شمار نہیں کرسکتا، اللہ تعالیٰ نے خود ارشاد فرمایا: ''وَاِنْ تَعُدُّوْا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ''(النحل:۱۸) ''اور اگر اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو شمار کرنا چاہو تو شمار نہیں کرسکتے۔

اللہ تعالیٰ کی تمام تر نعمتوں میں پانی بھی ایک عظیم نعمت ہے جس پر انسانی زندگی اور اس کے جملہ لوازمات کا انحصار ہے، پانی ہی سے اللہ تعالیٰ نے تمام چیزوں کو بنایا ہے وہ جاندار ہوں یا غیر جاندار، ہر چیز کی تخلیق میں پانی کا اہم کردار ہے، جاندار چیزوں کی تخلیق کے سلسلے میں قرآن کا بیان ہے: ''اَوَلَمْ يَرَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْٓا اَنَّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ كَانَتَا رَتْقًا فَفَتَقْنٰهُمَا وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ اَفَلَا يُؤْمِنُوْنَ ''(الانبیاء:۳۰) کیا کافر لوگوں نے یہ نہیں دیکھا کہ آسمان اور زمین باہم ملے جلے تھے پھر ہم نے انہیں جدا کیا، اور ہر زندہ چیز کو ہم نے پانی سے پیدا کیا، کیا یہ لوگ پھر بھی ایمان نہیں لاتے۔

امام قرطبی نے اس کی تین تفسیر بیان کی ہے (۱) ہر چیز کو پانی سے پیدا کیا، یہ قتادہ کا قول ہے۔(۲) ہر چیز کی زندگی کی حفاظت پانی سے کی۔(۳) ہر زندہ چیز کو پیٹھ کے پانی سے پیدا کیا اور زندگی سے جانداروں کی حقیقی زندگی مراد ہے، نیز نباتات و جمادات کی نشونما بھی مراد ہے جو ان کی حیات کی ایک قسم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے پانی کی اہمیت اور انسانی زندگی کے لیے شدت احتیاج کا احساس دلاتے ہوئے اپنی قدرت کاملہ اور حکمت بالغہ کا تذکرہ کرتے ہوئے فرمایا: ''اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ اَفَلَا يُبْصِرُوْنَ ''(السجدۃ:۲۷) ''کیا یہ نہیں دیکھتے کہ ہم پانی کو بنجر (غیر آباد) زمین کی طرف بہا کر لے جاتے ہیں پھر اس سے ہم کھیتیاں نکالتے ہیں جسے ان کے چوپائے اور یہ خود کھاتے ہیں، کیا پھر بھی یہ نہیں دیکھتے؟

پانی جسے اللہ کی قدرت سے انسان اور ساری مخلوقات بآسانی حاصل کرلیتی ہیں اور سبھوں کو سیرابی وآسودگی حاصل ہوتی رہتی ہے، اللہ تعالیٰ نے اس بڑی نعمت کے عدم، وجود اور خاتمہ کا احساس دلاتے ہوئے اس کی اہمیت کو جتایا اور فرمایا: ''قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ''(الملک:۳۰) آپ کہہ دیجئے کہ اچھا یہ تو بتاؤ کہ اگر تمہارے (پینے کا) پانی زمین میں اتر جائے تو کون ہے جو تمہارے لیے نتھرا ہوا پانی لائے۔

یقیناً اللہ کے علاوہ کوئی نہیں ہے جو اس عظیم نعمت کو یا اس کا بدل مہیا کرسکے، جس کے منافع سے دنیا کے لوگ مستفید ہوسکیں۔

پانی اور قرآنی تعبیر وبیان: پانی کی اہمیت کے پیش نظر قرآن کریم میں اس کا ذکر مختلف اعتبار وتعبیرات کے ساتھ پایا جاتا ہے، کہیں صراحت کے ساتھ تو کہیں اشارات وکنایات کے ذریعہ، کہیں اس کے لوازمات کا ذکر کرکے، تو کہیں متعلقات کا، مثال کے طور پر لفظ ''ماء'' قرآن میں ترسٹھ (۶۳) بار وارد ہوا ہے، اور نہر وانہار کا ذکر ترپن (۵۳) بار آیا ہے، اسی طرح لفظ عیون، ینابیع، مطر، برد، غیوم، ریاح کا ذکر بھی آیا ہے جو سبھی پانی کے عوارض میں شامل ہیں۔

سورۃ الانبیاء آیت نمبر ۳۰ میں پانی کو ہر زندہ مخلوق کی اساس وبنیاد قرار دیتے ہوئے فرمایا: ''وَجَعَلْنَا مِنَ الْمَآءِ كُلَّ شَيْءٍ حَيٍّ ''سورۃ الفرقان آیت نمبر ۵۴ میں پانی کو انسان کی تخلیق کا سرچشمہ اور تمدن کی بنیاد قرار دیا اور فرمایا: ''وَهُوَ الَّذِيْ خَلَقَ مِنَ الْمَآءِ بَشَرًا فَجَعَلَهٗ نَسَبًا وَّصِهْرًا ''سورہ سجدہ آیت نمبر ۲۷ میں پانی کو زمین کی نالیوں میں پہونچا کر تمام مخلوقات کے رزق کا سامان فراہم کرنے کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: ''اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا نَسُوْقُ الْمَآءَ اِلَى الْاَرْضِ الْجُرُزِ فَنُخْرِجُ بِهٖ زَرْعًا تَاْكُلُ مِنْهُ اَنْعَامُهُمْ وَاَنْفُسُهُمْ ''اور سورہ فصلت آیت نمبر ۳۹ میں مردہ زمین کو پانی کے ذریعہ زندگی اور نمو بخشنے کی بابت فرمایا: ''وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ''اور سورۃ الحج آیت نمبر ۵ میں اس طرح ارشاد فرمایا: ''وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيْجٍ''

سورۃ الاعراف آیت نمبر ۵۷ میں ہواؤں سے بادل اور بادل سے پانی برسا کر مردہ زمین سے انواع واقسام کے پھول وپھل پیدا کرنے کا تذکرہ کیا اور کہا: ''وَهُوَ الَّذِيْ يُرْسِلُ الرِّيٰحَ بُشْرًا بَيْنَ يَدَيْ رَحْمَتِهٖ حَتّٰٓى اِذَآ اَقَلَّتْ سَحَابًا ثِقَالًا سُقْنٰهُ لِبَلَدٍ مَّيِّتٍ فَاَنْزَلْنَا بِهِ الْمَآءَ فَاَخْرَجْنَا بِهٖ مِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ''۔

اور سورہ واقعہ آیت نمبر ۶۸-۷۰ میں پینے والے پانی کی اہمیت اور اسے عطا کرنے والی ذات میں غور وفکر کا پیغام دیتے ہوئے یوں فرمایا: ''اَفَرَءَيْتُمُ الْمَآءَ الَّذِيْ تَشْرَبُوْنَ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ''

اور سورہ عبس کی آیت نمبر ۲۴ تا ۳۲ میں انسان کو اپنے اور چوپایوں کے خورد ونوش کی اشیاء میں غور وخوض کی دعوت دیتے ہوئے فرمایا کہ ہم نے تمہارے لیے سب کچھ فراہم کیا ہے جس میں تمہارے لطف کا سامان ہے۔ ''فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖ. اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا. ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا. فَاَنْۢبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا. وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا. وَّزَيْتُوْنًا

وَّنَخلاً. وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا. وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا. مَّتَاعًا لَّكُمْ وَ لِاَنْعَامِكُمْ''۔

پانی اور تخلیق کائنات: کائنات کی تمام چیزوں میں باعتبار تخلیق پانی کو اولیت حاصل ہے اس سے اس کی اہمیت آشکارا ہوتی ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَهُوَ الَّذِىْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ فِىْ سِتَّةِ اَيَّامٍ وَّكَانَ عَرْشُهٗ عَلَى الْمَآءِ'' (هود: ۷) اللہ ہی وہ ہے جس نے چھ دنوں میں آسمانوں اور زمین کو پیدا کیا اور اس وقت اس کا عرش پانی پر تھا۔

عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کی ایک لمبی حدیث امام بخاری رحمہ اللہ نے روایت کی ہے جس میں ہے ''قالوا جئناک نسألک عن هذا الامر قال: كان الله ولم يكن شئى غيره وكان عرشه على الماء وكتب فى الذكر كل شئى وخلق السموات والارض ... الحديث''۔

یمن سے آئے ہوئے وفد نے کہا کہ ہم آپ کے پاس تخلیق کائنات کی بابت جانکاری حاصل کرنے کے لیے آئے ہیں تو آپ نے فرمایا: صرف اللہ تعالیٰ تھا اس سے پہلے کوئی چیز نہ تھی، اس کا عرش پانی پر تھا پھر اللہ تعالیٰ نے ہر چیز کو لوح محفوظ میں لکھ دیا اور آسمان وزمین کو بنایا''۔ (صحیح بخاری: ۳۱۹۱)

امام قرطبی نے اپنی تفسیر میں لکھا ہے کہ عرش اور پانی کی تخلیق آسمان وزمین سے پہلے ہوئی ہے اور کعب احبار کا قول نقل کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہرا قیمتی پتھر بنایا اور رعب کے ساتھ اس پر نگاہ ڈالی تو مارے خوف کے متحرک پانی بن گیا اسی لیے پانی آج تک سکون کے باوجود ہلتا رہتا ہے۔ پھر ہوا کو بنایا اور پانی کو اس کی پشت پر رکھا، ابن عباس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ پانی کس چیز پر ہے تو جواب میں فرمایا ہوا کی پشت پر''۔ (تفسیر قرطبی، سورہ ہود: ۷)

پانی اور حیات: قرآن کریم نے بلاغت سے بھرپور انداز میں پانی کی حددرجہ اہمیت اور ضرورت ثابت کرتے ہوئے فرمایا: ''وَاللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ'' (النور: ۴۵) اللہ تعالیٰ نے ہر جانور کو پانی سے پیدا کیا۔

بعض علماء نے اس کی تفسیر عام پانی سے کی ہے اس لیے حیوانات یا تو عام پانی سے پیدا ہوتے ہیں یا خاص نطفہ سے جو غذاؤں کا ماحصل ہوتا ہے اور تمام طرح کی غذاؤں کا انحصار پانی ہی پر ہوتا ہے اور بعض علماء نے کہا ہے کہ چونکہ حیوانات کو پانی کی سخت ضرورت ہوتی ہے اس کے بغیر نباہ مشکل ہے اسی لیے گویا پانی ہی سے انہیں پیدا کیا گیا ہے۔

پانی کے بغیر حیوانات کی زندگی کا تصور نہیں کیا جاسکتا یہ انسانوں، جانوروں اور پیڑ پودوں سبھوں کے لیے یکساں ضروری ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے خشکی کے بالمقابل اس کی مقدار دوتہائی رکھی۔ پانی کی افادیت تمام اشیاء کو محیط ہے یہ صرف زندہ چیزوں ہی کے لیے نہیں بلکہ تمام مخلوقات کا لازمی عنصر ہے۔

پانی کی ضرورت پودوں کو بھی ہوتی ہے بعض پودے کافی مقدار میں پانی چاہتے ہیں تاکہ انہیں نشو ونما حاصل ہو اور پھلیں پھولیں بعض قلیل مقدار ہی پر اکتفا کرتے ہیں لیکن روئے زمین پر کوئی ایسا پودا نہیں ملے گا جو بغیر پانی یا نمی کے باقی رہے پودے اپنی جڑ کے واسطے زمین سے پانی حاصل کرتے اور تمام اجزاء تک پہونچاتے ہیں اس طرح وہ بڑھتے اور ترقی کرتے رہتے ہیں نیز برگ وبار لاتے ہیں۔

کسی بھی زندہ حیوان میں پانی اس کے وزن کا ۵۰ فیصد سے ۹۵ فیصد تک حصہ ہوتا ہے اور انسان کے وزن میں ۶۵ فیصد تک پانی شامل ہوتا ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے اس نعمت عظمیٰ کا ذکر اور تخلیق میں اس کی تاثیر اور حیاتیات میں اس کی ضرورت واہمیت کا نقشہ کھینچتے ہوئے فرمایا: ''وَهُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖ نَبَاتَ كُلِّ شَىْءٍ فَاَخْرَجْنَا مِنْهُ خَضِرًا نُّخْرِجُ مِنْهُ حَبًّا مُّتَرَاكِبًا وَمِنَ النَّخْلِ مِنْ طَلْعِهَا قِنْوَانٌ دَانِيَةٌ وَّجَنّٰتٍ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّالزَّيْتُوْنَ وَالرُّمَّانَ مُشْتَبِهًا وَّغَيْرَ مُتَشَابِهٍ اُنْظُرُوْٓا اِلٰى ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ وَيَنْعِهٖ اِنَّ فِىْ ذٰلِكُمْ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ'' (الانعام: ۹۹) اور وہی ایسا ہے جس نے آسمان سے پانی برسایا پھر ہم نے اس کے ذریعہ سے ہر قسم کے نباتات کو نکالا پھر ہم نے اس سے سرسبز شاخیں نکالیں جن سے ہم تہ بہ تہ دانوں والے خوشے نکالتے ہیں اور کھجوروں کے شگوفوں سے گچھے پیدا کرتے ہیں جو کہ پھل کی وجہ سے جھکے ہوتے ہیں اور انگوروں کے باغ اور زیتون اور انار جو ایک دوسرے سے ملتے جلتے بھی ہیں اور نہیں بھی ملتے، ہر ایک کے پھل کو دیکھو جب وہ پھلتا ہے اور اس کے پکنے کو دیکھو ان میں دلائل ہیں ان لوگوں کے لیے جو ایمان رکھتے ہیں۔

پانی ہی سے طرح طرح کے پھل، انواع واقسام کے پودے اور لذیذ و پرلطف میوے اور بے شمار وان گنت نعمتیں پیدا کی گئیں، اور ان سبھوں میں لذت ومزہ، لطف ورعنائی، حسن وتازگی اور رنگ ونکھار پانی ہی کی وجہ سے ہے اسی لیے اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ''هُوَ الَّذِىْٓ اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً لَّكُمْ مِّنْهُ شَرَابٌ وَّمِنْهُ شَجَرٌ فِيْهِ تُسِيْمُوْنَ يُنْۢبِتُ لَكُمْ بِهِ الزَّرْعَ وَ الزَّيْتُوْنَ وَالنَّخِيْلَ وَالْاَعْنَابَ وَمِنْ كُلِّ الثَّمَرٰتِ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيَةً لِّقَوْمٍ يَّتَفَكَّرُوْنَ'' (النحل: ۱۰-۱۱) وہی تمہارے فائدے کے لیے آسمان سے پانی برساتا ہے جسے تم پیتے بھی ہو اور اسی سے اگے ہوئے درختوں کو، تم اپنے جانوروں کو چراتے ہو، اسی سے وہ تمہارے لیے کھیتی اور زیتون اور کھجور اور انگور ہر قسم کے پھل اگاتا ہے بے شک ان لوگوں کے لیے تو اس میں نشانی ہے جو غور وفکر کرتے ہیں۔

اور دوسری جگہ فرمایا: ''وَفِى الْاَرْضِ قِطَعٌ مُّتَجٰوِرٰتٌ وَّجَنّٰتٌ مِّنْ اَعْنَابٍ وَّزَرْعٌ وَّنَخِيْلٌ صِنْوَانٌ وَّغَيْرُ صِنْوَانٍ يُّسْقٰى بِمَآءٍ وَّاحِدٍ وَ نُفَضِّلُ بَعْضَهَا عَلٰى بَعْضٍ فِى الْاُكُلِ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّقَوْمٍ يَّعْقِلُوْنَ'' (الرعد: ۴) اور زمین میں مختلف ٹکڑے ایک دوسرے سے لگتے لگاتے ہیں اور انگوروں کے باغات ہیں جو بے شاخ ہیں سب ایک ہی پانی پلائے جاتے ہیں پھر بھی ہم ایک دوسرے پر پھلوں میں برتری دیتے ہیں، اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

اور ایک جگہ فرمایا: ''وَّاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِهٖٓ اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ شَتّٰى. كُلُوْا وَارْعَوْا اَنْعَامَكُمْ اِنَّ فِىْ ذٰلِكَ لَاٰيٰتٍ لِّاُولِى النُّهٰى''

(طہ:۵۳-۵۴)اور آسمان سے پانی برسایا پھر برسات کی وجہ سے مختلف قسم کی پیداوار بھی ہم ہی پیدا کرتے ہیں۔تم خود کھاؤ اور اپنے چوپایوں کو بھی چراؤ، کچھ شک نہیں کہ اس میں عقلمندوں کے لیے بہت سی نشانیاں ہیں۔

پانی کے بغیر زمین مردہ ہوجاتی ہے، پیداوار کی صلاحیت وقتی طور پر ختم ہوجاتی ہے خودرو پودے خشک ہوجاتے ہیں، زمین کی ہریالی ناپید ہوجاتی ہے، اور سطح زمین کی تمام تر رعنائی غائب ہوجاتی ہے پھر اللہ تعالیٰ اپنی قدرت کاملہ سے پانی کے ذریعہ اسے زندگی عطا کرتا ہے:’’وَتَرَى الْأَرْضَ هَامِدَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَأَنْبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍ بَهِيجٍ‘‘(الحج:۵)تو دیکھتا ہے کہ زمین بنجر اور خشک ہے، پھر ہم اس پر بارشیں برساتے ہیں تو وہ ابھرتی ہے اور پھولتی ہے اور ہر قسم کی رونق دار نباتات اگاتی ہے۔

اور فرمایا:’’وَمِنْ آيَاتِهِ أَنَّكَ تَرَى الْأَرْضَ خَاشِعَةً فَإِذَا أَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَاءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ إِنَّ الَّذِي أَحْيَاهَا لَمُحْيِي الْمَوْتَىٰ إِنَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ‘‘(فصلت:۳۹)اس اللہ کی نشانیوں میں سے یہ بھی ہے کہ تو زمین کو دبی دبائی دیکھتا ہے (خشک اور مردہ) پھر جب ہم اس پر مینہ برساتے ہیں تو وہ تروتازہ ہوکر ابھرنے لگتی ہے جس نے اسے زندہ کیا، وہی یقینی طور پر مردوں کو بھی زندہ کرنے والا ہے بے شک وہ ہر چیز پر قادر ہے۔

پانی اور طہارت: اللہ تعالیٰ کی من جملہ نعمتوں میں ایک بڑی نعمت پانی کو طاہر ومطہر بنانا ہے، اللہ تعالیٰ نے اس کے اندر ایسی صلاحیت پیدا کی کہ وہ تمام نجاستوں اور غلاظتوں، میل کچیل اور تمام ظاہری وخارجی گندگیوں کو زائل کردیتا ہے جس سے انسانی وبشری زندگی اور اس کے ناگزیر لوازمات صالح اور درست ہوتے رہتے ہیں، صفائی انسانی کی روحانی اور جسمانی ضرورتوں میں سے ایک اہم ضرورت ہے جس کے حصول کا ذریعہ پانی ہے۔اللہ تعالیٰ نے اس نعمت کی بابت فرمایا:’’وَأَنْزَلْنَا مِنَ السَّمَاءِ مَاءً طَهُورًا‘‘(الفرقان:۴۸)اور ہم آسمان سے پاک پانی برساتے ہیں۔طہور کا معنی ذاتی طور پر پاک اور غیر کو پاک کرنے والا، پینے میں خوش گوار اور انسانوں، حیوانات، پودے اور پرندوں وغیرہ مخلوقات کے لیے نفع بخش ہے۔‘‘(التفسیر الوسیط)

اہل بدر پر اپنے انعام کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا:’’وَيُنَزِّلُ عَلَيْكُمْ مِنَ السَّمَاءِ مَاءً لِيُطَهِّرَكُمْ بِهِ وَيُذْهِبَ عَنْكُمْ رِجْزَ الشَّيْطَانِ وَلِيَرْبِطَ عَلَىٰ قُلُوبِكُمْ وَيُثَبِّتَ بِهِ الْأَقْدَامَ‘‘(الانفال:۱۱)اور تم پر آسمان سے پانی برسا رہا تھا کہ اس پانی کے ذریعہ سے تم کو پاک کردے اور تم سے شیطانی وسوسہ کو دفع کردے اور تمہارے دلوں کو مضبوط کردے اور تمہارے پاؤں جمادے۔

سمندروں کا پانی ترشی اور کھارا ہونے کے باوجود پاک اور پاک کرنے والا ہے جیسا کہ حدیث میں وارد ہے:’’وعن ابی ھریرۃ رضی اللہ عنہ یقول سأل رجل النبی صلی اللہ علیہ وسلم فقال یا رسول اللہ انا نرکب البحر ونحمل معنا القلیل من الماء فان توضانا بہ عطشنا افنتوضا بماء البحر؟ فقال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ھو الطھور ماءہ والحل میتتہ‘‘(ابوداؤد:۸۳)ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک آدمی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ ہم سمندر میں سوار ہوتے ہیں اور مختصر پانی ساتھ ہوتا ہے اس سے وضو کرڈالیں تو پیاسے رہ جائیں گے، کیا سمندر کے پانی سے وضو کریں؟ تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:اس کا پانی پاک ہے اور پاک کرنے والا ہے اور اس کا مردہ حلال ہے۔

پانی کے اندر اللہ تعالیٰ نے صاف کرنے کی خوبی اور قوت بخشی ہے اس لیے آج متمدن ترقی یافتہ دنیا کے پاس صفائی کے لیے پانی سے افضل وبہتر کوئی چیز نہیں ہے اسی لیے بڑے بڑے شہر سمندروں اور دریاؤں کے کنارے آباد ہوتے ہیں۔ بستیوں اور آبادیوں کے تمام تر فضلات، کارخانوں اور کمپنیوں کی گندگیاں اور آلات واوزار پرپُرزوں کی صفائی کا بڑا انحصار پانی ہی پر ہے اللہ تعالیٰ کی اس نعمت کی قدر وہی کرے گا جس کا اللہ کی ذات پر ایمان پختہ وپائیدار ہوگا۔

پانی کے بغیر انسان کسی خطہ میں رہائش وسکونت اختیار نہیں کرسکتا۔انسانی آبادی اور پانی لازم وملزوم ہے اسی لیے شہر مکہ بسانے سے قبل اللہ تعالیٰ نے آب زمزم جاری فرمایا۔

پانی اور ملکیت: پانی اللہ کی ایسی عظیم نعمت ہے جس کی ضرورت عموما ساری مخلوقات کو یکساں ہوتی ہے اس لیے اسے عام لوگوں کے مابین مشترک رکھا گیا ہے اور اس پر کسی ایسے تسلط سے منع کیا گیا ہے جس سے عام لوگوں کو حرماں نصیبی ہو اور حاجت کے باوجود لوگوں کی دسترس سے بالاتر ہو، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے:’’المسلمون شرکاء فی ثلاث: الماء والکلأ والنار‘‘(ابوداؤد، ابن ماجہ، احمد، وصححہ الالبانی) مسلمان تین چیزوں میں ایک دوسرے کے شریک ہیں: پانی، گھاس اور آگ۔اس سے مراد بارش کا پانی اور نہروں ودریاؤں کا پانی اور عام زمینوں میں خودرو گھاس وپودے اور عموما جلائی جانے والی آگ وایندھن ہے لیکن یہ چیزیں اگر کسی کے کسب کا نتیجہ اور خاص ملکیت میں ہوں تو اس پر ملکیت ثابت ہوگی لیکن اس سے استفادہ عام کرنے کی شرعی ترغیب دی گئی ہے اور اپنی ضرورت سے زائد پر پابندی اور استعمال کی ممانعت پر سخت وعید سنائی گئی ہے۔فرمان نبوی ہے:’’ثلاثۃ لا یکلمھم اللہ ولا ینظر الیھم ولا یزکیھم ولھم عذاب الیم، رجل علی فضل ماء بطریق یمنع منہ ابن السبیل‘‘(الحدیث:متفق علیہ) تین لوگوں سے اللہ تعالیٰ ہم کلام نہیں ہوگا اور نہ ہی ان کی طرف دیکھے گا اور نہ انہیں پاک کرے گا اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے۔ایک وہ شخص جس کے پاس راستہ میں استعمال سے زائد پانی تھا اور مسافر کو اس سے روک دیتا تھا۔صحیح بخاری کی ایک روایت میں ہے کہ اللہ تعالیٰ اس سے قیامت میں کہے گا کہ آج میں تم پر اپنا فضل روک دوں گا جیسا کہ تو نے اس چیز سے روکا جو تمہارے ہاتھوں کی کمائی نہیں تھی۔

اسلام نے اس طرح پانی کو انسانی اور حیوانی احتیاجات کے پیش نظر بڑی اہمیت دی ہے اور اس سے متعلق اصول وضوابط مقرر کرتے ہوئے ایسی رہنمائی فرمائی ہے جو مخلوقات کے لیے ہر دور اور ہر زمان ومکان میں کارآمد وسودمند ہے۔☆☆

مشکلات سے نجات کا نسخۂ کیمیا

عبدالمنان سلفی شکراوی
اہل حدیث منزل، دہلی

ہرانسان کوزندگی میں کچھ نہ کچھ مشکلات ضرورپیش آتی ہیں۔کسی کسی کی دنیا تو ایک دم تاریک واندھیری ہوجاتی ہے اس کی زندگی میں گھپ اندھیرا چھاجاتا ہے اور دنیا کی خوبصورتی ورونق اس کے لیے بے معنیٰ ہوکررہ جاتی ہے۔یہ مصائب ومشکلات بعض دفعہ آزمائش اور بسااوقات بدعملیوں کی سزا ہوتی ہیں۔انسان کوکبھی بھی مشکلات سے گھبرانا نہیں چاہیے کیونکہ گھبرانے کا کوئی حاصل نہیں ہوتا بلکہ معاملہ اور بگڑ جانے کا اندیشہ رہتا ہے۔ہمت وحوصلہ ایسے ہی وقت کے لیے ہوتا ہے کیونکہ خوشگوار حالات میں تو ہمت وحوصلہ کی ضرورت ہی پیش نہیں آتی۔لہٰذا اپنے حواس کوقابو میں رکھ کر ہمیں اپنے نفس کا محاسبہ اور مشکلات کواپنے اعمال بد کی سزا مانتے ہوئے اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا چاہیے۔اس سے فوری طور پر کسی نہ کسی قدر راحت ضرورمحسوس کریں گے۔اللہ سے لولگائیے اسی سے دعا کیجئے،توبہ واستغفار کیجئے۔یقینی طور پر تنگی آسانی میں بدل جائے گی۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا (الانشراح:۵،۶) ترجمہ:’’پس یقیناً مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔بیشک مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔‘‘ مشکلات سے نجات کے لیے ذیل میں ہم کچھ شرعی طریقے ذکر کررہے ہیں جو یقیناً آزمائشوں اور مصیبتوں میں پھنسے ہوئے لوگوں کے لیے تیر بہدف نسخے ثابت ہوں گے۔اللہ ہمیں حسن عمل کی توفیق بخشے۔آمین

۱۔مصیبت کی گھڑی میں اللہ تعالیٰ ہی سے لولگائیں،بندوں کی پناہ نہ لیں۔اس سے لولگائیں جو دعاؤں کا سننے والا،حاجت مندوں کی حاجت روائی کرنے والا، پریشان حال لوگوں کی کیفیت سے پوری طرح باخبر،ساتھ ہی ہمارے دکھ وتکلیف ،رنج وغم سے ہمیں نجات دینے والا،بہت ہی مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔اس کواللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یوں بیان کیا ہے: فَلَوْلَآ اِذْ جَآءَهُمْ بَاْسُنَا تَضَرَّعُوْا وَ لٰكِنْ قَسَتْ قُلُوْبُهُمْ وَزَيَّنَ لَهُمُ الشَّيْطٰنُ مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (الانعام:۴۳) ترجمہ:’’سوجب ان کوہماری سزا پہنچی تھی توانہوں نے عاجزی کیوں نہیں اختیار کی؟ لیکن ان کے دل سخت ہوگئے اور شیطان نے ان کے اعمال کوان کے خیال میں آراستہ کردیا۔‘‘

۲۔اللہ تعالیٰ کے سلسلہ میں اچھا گمان اور اس بات پر پورا بھروسہ کہ یہ جو کیفیت ہے اس کوختم کرنے والا اللہ تعالیٰ ہی ہے۔جیسا کہ حدیث قدسی میں ہے: انا عند ظن عبدی بی (بخاری ومسلم) (میں اپنے بندے کے گمان کے پاس ہوں) ناامیدی کو پاس پھٹکنے بھی نہیں دینا چاہیے۔اللہ کی رحمتوں کا امیدوار رہے۔صبر وشکر کا مظاہرہ کرے۔اور چیلنجوں کے سامنے سیسہ پلائی دیوار بن جائے اور اللہ تعالیٰ نے اپنے صبر اختیار کرنے والے بندوں سے جس خوشخبری کا وعدہ فرمایا ہے اس کا انتظار کرتا رہے۔جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ (البقرۃ:۱۵۵) ترجمہ:’’اورصبر کرنے والوں کوخوشخبری دے دیجئے۔‘‘

۳۔مسلسل دعا کا اہتمام جیسا کہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: اَمَّنْ يُّجِيْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَيَكْشِفُ السُّوْٓءَ وَيَجْعَلُكُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ (النمل:۶۲) ترجمہ:’’بے کس کی پکار کوجب کہ وہ پکارے،کون قبول کرکے سختی کودور کردیتا ہے؟ اور تمہیں زمین کا خلیفہ بناتا ہے،کیا اللہ تعالیٰ کے ساتھ اور معبود ہے؟ تم بہت کم نصیحت وعبرت حاصل کرتے ہو۔‘‘

دوسری جگہ فرمایا: وَ اِذَا سَاَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَا دَعَانِ (البقرۃ:۱۸۶) ترجمہ:’’جب میرے بندے میرے بارے میں سوال کریں تو آپ کہہ دیں کہ میں بہت ہی قریب ہوں ہر پکارنے والے کی پکار کوجب کبھی وہ مجھے پکارے،قبول کرتا ہوں۔‘‘

خاص طور پر اپنے نیک اعمال کے وسیلے سے دعا کا اہتمام کیا جائے جیسا کہ حدیث شریف میں تین لوگوں کا قصہ مذکور ہے جنہوں نے ایک غار میں پناہ لی تھی اور ایک بڑی چٹان نے گرکر غار کے دہانے کو بند کردیا تھا اور باہر آنے کا کوئی راستہ نہ بچا تھا،نہ ہی کوئی ان کی آواز اور چیخ وپکار سننے والا تھا تو انہوں نے یکے بعد دیگرے اپنے اپنے نیک اور خالص اللہ کے لیے کئے گئے اعمال کے وسیلے سے دعا کی تو ہر ایک کی دعا سے چٹان تھوڑی تھوڑی ہٹتی گئی یہاں تک کہ وہ نجات پاگئے۔اس طرح خالص اللہ کے لیے کئے گئے نیک اعمال کی بدولت تینوں کومصیبت سے نجات مل گئی۔

اس کے علاوہ مصیبت سے نجات پانے کی قرآن وحدیث میں وارد دعاؤں کا ورد کیا جائے جیسے: لَآ اِلٰهَ اِلَّآ اَنْتَ سُبْحٰنَكَ اِنِّيْ كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِيْنَ (الانبیاء:۸۷) ترجمہ:’’الٰہی تیرے سوا کوئی معبود نہیں تو پاک ہے،بیشک میں ظالموں میں ہوگیا۔‘‘ اسی دعا کی بدولت حضرت یونس علیہ السلام کومچھلی کے پیٹ سے نجات ملی۔اس کے علاوہ بھی بہت سی دعائیں ہیں جن کا قبولیت دعا کے اوقات میں ورد کیا جائے۔جیسا کہ رات کے تیسرے پہر اور سجدے کی حالت میں کیونکہ اس

وقت بندہ اپنے رب سے انتہائی قریب ہوتا ہے۔

۴۔توبہ واستغفار کا اہتمام کرنا۔ایک مسلمان اس بات کا حریص ہوتا ہے کہ وہ اپنے گناہوں اور کوتاہیوں کی اپنے رب سے بخشش طلب کرے کیونکہ استغفار وبخشش طلب کرنا تنگی سے کشادگی اور رنج وغم سے نجات کا اہم ذریعہ ہے۔اللہ تعالیٰ نے استغفار کو زندگی کے اہم معاملات وبنیادی ضرورتوں کو پورا کرنے کا خاص ذریعہ بتاتے ہوئے فرمایا: فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا يُّرْسِلِ السَّمَآءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا (نوح:۱۰۔۱۲) ترجمہ: ''اور کہا کہ اپنے پروردگار سے معافی مانگو کہ وہ بڑا معاف کرنے والا ہے۔وہ تم پر آسمان سے لگاتار مینہ برسائے گا۔اور مال وبیٹوں سے تمہاری مدد فرمائے گا اور تمہیں باغ عطا کرے گا اور ان میں تمہارے لئے نہریں بہادے گا۔''

۵۔کثرت سے اللہ کا ذکر کرنا جیسا کہ ارشاد ربانی ہے: اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (الرعد:۲۸) ترجمہ: ''یاد رکھو اللہ کے ذکر سے ہی دلوں کو تسلی حاصل ہوتی ہے۔''

اللہ کا ذکر،اس کی یاد،دلوں کی کیفیت کو بدل ڈالتی ہے۔اللہ کے ذکر سے تناؤ،بے چینی اور خوف کی بجائے اطمینان وسکون اور راحت نصیب ہوتی ہے۔یہی حال قرآن کریم کی تلاوت کا بھی ہے کثرت سے تلاوت اطمینان قلب کے لیے انتہائی فائدہ مند ہے۔

۶۔ضرورت مندوں کی مدد کرنا بھی پریشانیوں سے چھٹکارے کا ایک اہم ذریعہ ہے۔حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: من نفس عن مؤمن كربة من كرب الدنيا نفس الله عنه كربة من كرب يوم القيامة ومن يسر على معسر يسر الله عليه فى الدنيا والآخرة ومن ستر مسلما ستره الله فى الدنيا والآخرة والله فى عون العبد ماكان العبد فى عون اخيه. (مسلم) ''جو شخص کسی مسلمان سے دنیا کی مصیبتوں میں سے کوئی مصیبت دور کرے گا،اللہ تعالیٰ قیامت کے دن کی مصیبتوں میں سے ایک مصیبت اس سے دور فرمادے گا اور جس کسی نے کسی تنگدست کے لیے آسانی فراہم کی،اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں اس کے لیے آسانی کا معاملہ فرمائے گا اور جس نے کسی مسلمان کی پردہ پوشی کی،اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت دونوں میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور اللہ تعالیٰ بندے کی مدد کرتا رہتا ہے جب تک کہ بندہ اپنے بھائی کی مدد میں لگا رہے۔''

مشکلات وپریشانیوں اور تنگدستی کے وقت اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے کام آتا ہے کیونکہ وہ بھی اپنے بھائی کو جب اسے اس کی ضرورت ہوتی ہے اور لوگ اس سے کنارہ کشی اختیار کرلیتے ہیں،بے یارومددگار نہیں چھوڑ دیتا بلکہ اس کی پریشانی دور کرنے کے لیے وہ ہر ممکن کوشش کرتا ہے۔

۷۔اللہ پر بھروسہ کرنا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے: وَمَنْ يَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ فَهُوَ حَسْبُهٗ (الطلاق:۳) ترجمہ: ''جو شخص اللہ پر بھروسہ کرے گا،اللہ اسے کافی ہوگا۔''

اللہ پر جو بھروسہ کرلیتا ہے،اللہ اس کے لیے کافی ہوجاتا ہے اور اسے اپنی ذات کے علاوہ کسی سے بھی سوال کرنے سے بے نیاز کردیتا ہے۔حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: لو انكم توكلتم على الله حق توكله لرزقكم كما يرزق الطير تغدو خماصا وتروح بطانا. (ترمذی) اگر تم لوگ اللہ پر جیسا بھروسہ کرنا چاہئے ویسا کرنے لگو تو تمہیں ایسے ہی روزی فراہم کرے گا جیسے پرندوں کو فراہم کرتا ہے،وہ صبح خالی پیٹ نکلتے ہیں اور شام کو بھر پیٹ واپس لوٹتے ہیں۔

۸۔والدین کے ساتھ نیکی اور حسن سلوک نیز ان سے اپنے حق میں دعا کی درخواست کرنا کیونکہ نیکی کرنے سے دنیاوی مصیبتوں سے نجات کا ذریعہ ہی نہیں بلکہ اس سے پریشانیاں دور اور رنج وغم دفع ہوجاتا ہے۔جیسا کہ اصحاب غار کے سلسلہ میں مشہور حدیث میں وارد ہوا ہے کہ ان میں سے ایک شخص ایسا تھا جو والدین کے ساتھ حسن سلوک کا برتاؤ کرتا اور ماں باپ کو اپنے بیوی بچوں سے بھی مقدم رکھتا تھا۔

۹۔زیادتیوں کی تلافی،حقوق کی ادائیگی،امانتوں کی حفاظت بھی مشکلات سے نجات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔جیسا کہ غار والوں کے قصے میں ہے کہ ایک شخص نے کسی مزدور کی چھوڑی ہوئی مزدوری کو امانت کے طور پر رکھ کر اس کی افزائش کی یہاں تک کہ وہ بہت بڑی دولت کی شکل اختیار کرگئی اور جب وہ ایک مدت کے بعد اپنی مزدوری لینے آیا تو اس نے اس کی ادائیگی کردی۔اس نیک عمل کے وسیلے سے اس نے اللہ تعالیٰ سے مصیبت سے نجات کی دعا کی جو قبول ہوئی۔

حقیقت یہ ہے کہ امانتوں اور حقوق کی ادائیگی اور ان کی دیکھ بھال کے اندر اللہ تعالیٰ نے یہ تاثیر رکھی ہے کہ بندے اور دعا کی قبولیت نیز مصیبت سے چھٹکارے کے درمیان جو پردہ حائل ہوتا ہے ان سے وہ زائل ہوجاتا ہے اور دعا فوراً قبولیت کے درجے کو پہنچ جاتی ہے۔علاوہ ازیں دنیا سے جو انسان دل لگائے ہوتا ہے ان نیک اعمال کے ذریعہ دل دنیا سے بے تعلق ہوجاتا ہے۔سلف صالحین اپنی زندگیوں میں ان سب باتوں کا بہت زیادہ اہتمام کرتے تھے۔

۱۰۔ظلم وزیادتی اور مظلوم کی بددعا سے اپنے آپ کو دور رکھنا بھی مشکلات سے چھٹکارے کا اہم ذریعہ ہے۔کتنی ہی ایسی زیادتیاں ہیں جن کا ہم ارتکاب کرتے ہیں

لیکن ان کی سزا سے غافل رہتے ہیں۔اسی طرح کتنے ہی کمزور، نادار اور لاچار لوگ ہیں جن کی ہم پرواہ نہیں کرتے۔لہٰذا اگر ہم کسی مصیبت میں مبتلا ہیں اور اس سے نجات کے خواہشمند ہیں تو ان ہدایت کی رعایت کریں، ظلم وزیادتی سے کنارہ کشی اختیار کریں اور آپسی حقوق خصوصا وراثت سے متعلق حقوق کی ادائیگی کریں۔تجارت میں کوئی بھی ساجھی دوسرے ساجھی کو اس کے حق سے محروم نہ کرے۔کیونکہ مظلوم کی بددعا کبھی رد نہیں ہوتی جیسا کہ ارشاد نبوی ﷺ ہے:''اتق دعوة المظلوم فانه ليس بينها وبين الله حجاب.'' (مظلوم کی بددعا سے بچو کیونکہ اس کی بددعا اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی پردہ نہیں ہوتا۔) مذہب اسلام میں ظلم وزیادتی کی سخت مذمت کی گئی ہے اور اس کے برے انجام نیز ہلاکت خیز نتائج سے بھی باخبر کیا گیا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:الظلم ظلمات يوم القيامة (ظلم وزیادتی قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب بنیں گے۔) (بخاری ومسلم) دوسری روایت حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم ین فرمایا: ثلاثة لاترد دعوتهم الامام العادل والصائم حين يفطر ودعوة المظلوم يرفعها فوق الغمام وتفتح لها ابواب السماء ويقول الرب عزوجل وعزتي لانصرنك ولو بعد حين. (ترمذی) ''تین لوگ ایسے ہیں جن کی دعا کبھی رد نہیں ہوتی۔انصاف پسند بادشاہ، روزے دار کی دعا جس وقت وہ روزہ افطار کرتا ہے، اور مظلوم کی بددعا وہ بادلوں سے اوپر چلی جاتی ہے اور اس کے لیے آسمان کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے میری عزت کی قسم! میں تیری مدد ضرور کروں گا گرچہ اس میں کچھ وقت لگ جائے۔''

☆☆☆

نظم

عتیق اثر

کیسا شرف کہ سارا بھرم ٹوٹنے لگا
اس کم نظر سے تارِ ہنر چھوٹنے لگا
کچھ لوگ حادثاتِ زمانہ کی دین ہیں
کھگلِ میں بھی شگوفہ کوئی پھوٹنے لگا
نااہلیت کے ہاتھوں سبک جب کبھی ہوا
میں خودشناسیوں کا پتہ ڈھونڈھنے لگا
سب ان کے نقش ہائے قدم نامراد تھے
میں اپنا نقشِ پائے قدم چومنے لگا
وہ کوزہ بند ہوگیا اپنی انا کے ساتھ
میں ریزہ ریزہ وسعتوں میں ٹوٹنے لگا
جب اصل نے دکھایا اسے آئینہ تو پھر
شاخوں سے وہ الجھنے لگا روٹھنے لگا
وہ پاسبانِ علم وہنر بارِ آگہی
لے کر چلے تھے سر پہ کہ دم ٹوٹنے لگا
لازم ہے دلربائِ جاناں بھی اے اثر
وہ شئی ہی کیا کہ ربط نظر ٹوٹنے لگا

گرداب ہلاکت سے نکلنے نہیں دیتے

چھاتے ہیں ہر اک روز میرے گاؤں پہ بادل
اعمال ہمارے ہی برسنے نہیں دیتے
ہے رب سے استغفار ہی وہ دولت مومن
جو نعمت بارش کو، ترسنے نہیں دیتے
اعمال معاصی پہ جو اصرار ہے ہم میں
یہ خوئے بد حالات بدلنے نہیں دیتے
حکام کے یہ قہر ہیں اور اپنی ضعیفی اور اپنے معاصی
گرداب ہلاکت سے نکلنے نہیں دیتے
گرتے ہیں ہم پھر ٹھوکریں کھاتے ہیں مسلسل
حالات ہیں بد، ہم کو سنبھلنے نہیں دیتے
دل غم سے کبیدہ ہے ہوئیں خشک یہ آنکھیں
آنکھوں سے میرے اشک نکلنے نہیں دیتے
فائز کے جو تھے ارماں سب دل میں رہ گئے
ارماں کو اس کے دل سے نکلنے نہیں دیتے

فائز مدنی

مکتبہ ترجمان کی
نصابی کتابیں

چمن اسلام قاعدہ	26/-
چمن اسلام اول	20/-
چمن اسلام دوم	26/-
چمن اسلام سوم	28/-
چمن اسلام چہارم	28/-
چمن اسلام پنجم	35/-
چمن اسلام مکمل سیٹ	163/-

اہل جنت اوران کا مقام ومرتبہ

ابوعدنان سعید الرحمٰن بن نورالعین سنابلی
المرکز الاسلامی الثقافی الہندی للترجمۃ والتالیف، نئی دہلی

جنتیوں کو اللہ تعالیٰ بے شمار نعمتیں، بیش بہا انعامات، انمول اکرامات، بے پناہ نوازشیں فرمائے گا۔ اہل جنت ہی حقیقی معنوں میں کامیاب ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنتیوں پر بے شمار ایسے انعامات فرمائے گا جو انسانی عقل اور بشری فہم وفراست سے بالاتر ہیں لیکن ایک مومن کی شان یہی ہے کہ وہ کتاب وسنت کی باتوں کو من وعن تسلیم کرتا ہے اور شرعی نصوص کے موافق اپنی عقل کو ڈھالتا ہے نہ کہ عقل پر شرعی نصوص کو۔ اہل جنت دنیوی زندگی میں بے شک کمزور، لاچار، مجبور یا پھر حقیر ہوں گے لیکن جنت میں بادشاہان دنیا کے مساوی راج پاٹھ اور ٹھاٹھ باٹھ حاصل ہوگا۔ یہی نہیں، اہل جنت رب تعالیٰ کے مہمان ہوں گے اور جس کا میزبان رب کائنات ہو، اس کے زہے نصیب کا کیا کہنا!۔ جنتی حضرات ہر طرح کی دنیوی آلائشوں سے پاک ہوں گے اور کمال کی بات یہ ہوگی کہ وہ تسبیح الٰہی اور تحمید باری تعالیٰ میں مشغول تو ہوں گے لیکن یہ باب تکلیف نہیں ہوگا بلکہ الہامی ہوگا، دنیا میں جس طرح سے ایک انسان سانس بغیر مشقت لیتا ہے، اسی طرح ایک جنتی تسبیح وتہلیل، تکبیر وتمجید اور تحمید وغیرہ کا ورد کرے گا۔

اہل جنت کی نیک بختی کا کیا کہنا۔ رب تعالیٰ ان کی ہر خواہش کی تکمیل فرمائے گا اور انہیں گوناگوں نعمتوں سے نوازے گا۔ جنت میں کھیتی باڑی کی خواہش ہوگی تو اس خواہش پر سرزنش نہیں کی جائے گی بلکہ مکمل طور پر اس خواہش کی قدر ہوگی اور صاحب خواہش کے کھیتی کا شوق پورا کیا جائے گا اور تو اور جنت میں بچے کی خواہش ہوگی تو اللہ تعالیٰ اس سے محروم نہیں کرے گا بلکہ ایک گھڑی میں حمل اور ولادت کا مرحلہ ہوگا اور خواہش مند جنتی کو بچہ بھی عطا کیا جائے گا۔ اس جنت میں جنسی خواہشات کی تکمیل کا بہم انتظام ہوگا اور ہر جنتی کو سو مردوں کی قوت عطا کردی جائے گی۔

بہر حال، جنت امیدوں کا محور اور کوششوں کا منبع ومرجع ہے۔ ہمارے اعمال و افعال اور خلقت کی پیدائش کا حقیقی مقصد یہی ہے کہ ہم رب تعالیٰ کی عبادت کریں اور جنت جیسی عظیم نعمت سے سرخرو ہوں۔ اس مضمون میں اہل جنت کے مختلف احوال و کوائف اور اوصاف وکمالات کو ذکر کرنے کی سعادت حاصل کی گئی ہے، اس امید سے کہ یہ چند جملے ہمارے لئے نیک اعمال کی انجام دہی کا سبب بن سکیں۔ اللہ ہمیں توفیقات سے نوازے۔

جنت میں داخلہ ابدی ہوگا: ایک انسان جو جنت میں داخل ہوجائے گا، وہ ہمیشہ جنت میں رہے گا اور اسے کبھی بھی جنت سے نہیں نکالا جائے گا۔ اس مفہوم کی بہت سی آیتیں اور حدیثیں کتاب وسنت میں موجود ہیں۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: "إِنَّ الَّذِينَ آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ كَانَتْ لَهُمْ جَنَّاتُ الْفِرْدَوْسِ نُزُلًا خَالِدِينَ فِيهَا لَا يَبْغُونَ عَنْهَا حِوَلًا" (سورۃ الکھف/ 108-107) یعنی جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے کام بھی اچھے کئے یقیناً ان کے لئے الفردوس کے باغات کی مہمانی ہے، جہاں وہ ہمیشہ رہا کریں گے جس جگہ کو بدلنے کا کبھی بھی ان کا ارادہ نہ ہوگا۔

نیز ابوسعید خدری اور ابوہریرہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ جنت میں یہ اعلان کردیا جائے گا: "ان لكم أن تصحوا فلا تسقموا أبدا، وان لكم أن تحيوا فلا تموتوا أبدا، وان لكم أن تشبوا فلا تهرموا أبدا، وان لكم أن تنعموا فلا تيأسوا أبدا" یعنی اب تم لوگ تندرست رہو گے کبھی بیمار نہیں ہوگے، تم زندہ رہو گے کبھی بھی نہیں مروگے، بلاشبہ تم سدا جوان رہو گے کبھی بھی بوڑھے نہیں ہوگے، بے شک تم عیش وعشرت کی زندگی بسر کروگے کبھی بھی پریشانی نہیں دیکھوگے۔ (صحیح مسلم/ 2837)

جنت میں سب سے پہلے محمد صلی اللہ علیہ وسلم داخل ہوں گے: انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "انا أول من يقرع باب الجنة" یعنی جنت کے دروازے پر سب سے پہلے میں دستک دوں گا۔ (صحیح مسلم/ 196)

انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "آتى باب الجنة يوم القيامة فاستفتح فيقول الخازن: من أنت؟ فأقول: محمد قال فيقول: بك أمرت أن لا أفتح لأحد قبلك" یعنی میں جنت کے دروازے پر آؤں گا اور اسے کھولنے کے لئے کہوں گا تو دربان پوچھے گا: تم کون ہو؟ میں بتاؤں گا کہ میں محمد ہوں۔ آپ نے کہا: دربان کہے گا کہ مجھے یہی حکم دیا گیا تھا کہ آپ سے پہلے میں کسی کے لئے جنت کا دروازہ نہ کھولوں۔ (صحیح مسلم/ 197)

امت محمدیہ، بحیثیت امت سب سے پہلے جنت

میں داخل ہوگی: ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے: "نحن أول الناس دخولا الجنة" یعنی ہم (امت محمدیہ کے افراد) لوگوں میں سب سے پہلے جنت میں داخل ہوں گے۔(صحیح بخاری/896،صحیح مسلم/855)

جنتیوں پر فرشتے سلام بھیجیں گے: اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے: "وَسِيقَ الَّذِينَ اتَّقَوْا رَبَّهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ زُمَرًا حَتَّىٰ إِذَا جَاءُوهَا وَفُتِحَتْ أَبْوَابُهَا وَقَالَ لَهُمْ خَزَنَتُهَا سَلَامٌ عَلَيْكُمْ طِبْتُمْ فَادْخُلُوهَا خَالِدِينَ" (سورۃ الزمر/73) یعنی اور جولوگ اپنے رب سے ڈرتے تھے ان کے گروہ کے گروہ جنت کی طرف روانہ کئے جائیں گے یہاں تک کہ جب اس کے پاس آجائیں گے اور دروازے کھول دیئے جائیں گے اور وہاں کے نگہبان ان سے کہیں گے تم پر سلام ہو،تم خوشحال رہو،تم اس میں ہمیشہ کے لئے چلے جاؤ۔

جنت میں داخل ہونے والے نافرمان مومن: یہ وہ مسلمان ہوں گے جو اپنی برائیوں کی وجہ سے جہنم میں داخل ہوں گے لیکن اپنے گناہوں کی سزا پاکر جنت میں داخل ہوجائیں گے اور وہ پھر شفاعت کی وجہ سے جہنم سے نکالے جائیں گے اور جنت میں داخل کئے جائیں گے:

☆ ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "جنتی جنت میں اور دوزخی دوزخ میں داخل ہوجائیں گے۔ اللہ پاک فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہو اس کو بھی دوزخ سے نکال لو۔ تب ایسے لوگ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ جل کر کوئلے کی طرح سیاہ ہوچکے ہوں گے۔ پھر نہر حیات میں یا بارش کے پانی میں ڈالے جائیں گے، اس وقت وہ دانے کی طرح اگ آئیں گے جس طرح ندی کے کنارے دانے اگ آتے ہیں۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ دانہ زردی مائل پیچ در پیچ نکلتا ہے؟۔(صحیح بخاری/،صحیح مسلم/184)

☆ عمران بن حصین رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "يخرج قوم من النار بشفاعة محمد صلى الله عليه وسلم فيدخلون الجنة يسمون الجهنميين" یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کی وجہ سے ایک ایسی قوم بھی آتش جہنم سے نکل کر جنت میں داخل ہوگی جنہیں جہنمی نام دے دیا گیا ہوگا۔(صحیح بخاری/6566)

☆ ایک دوسری روایت میں ہے کہ شفاعت کے ذریعہ کچھ ایسے لوگ بھی جہنم سے نکالے جائیں گے جو جل کر کوئلہ ہوچکے ہوں گے، پھران پر آب حیات ڈالا جائے گا جس سے وہ ایسے اگیں گے جیسے سبزہ۔(صحیح بخاری/22،صحیح مسلم/183)

☆ جابر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ شفاعت کے ذریعہ لوگوں کو جہنم سے نکالا جائے گا حتی کہ ان کو بھی نکال لیا جائے گا جنہوں نے لا الہ الا اللہ پڑھا ہوگا اور جن کے دل میں جو کے برابر خیر ہوگا۔(صحیح مسلم/191)

جنت میں داخل ہونے والا آخری شخص: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "میں اہل جہنم میں سے اس شخص کو بخوبی جانتا ہوں جو سب سے اخیر میں وہاں سے نکلے گا اور اہل جنت میں جو سب سے اخیر میں وہاں داخل ہوگا۔ ایک شخص جہنم سے گھٹنوں کے بل گھسٹتے ہوئے نکلے گا۔ اللہ تعالیٰ اس سے کہے گا کہ جاؤ اور جنت میں داخل ہوجاؤ۔ وہ جنت کے پاس آئے گا لیکن اسے ایسا معلوم ہوگا کہ جنت بھری پڑی ہے۔ چنانچہ وہ واپس آئے گا اور عرض کرے گا: اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ پھر اس سے کہے گا: جاؤ، جنت میں داخل ہوجاؤ۔ وہ پھر آئے گا اور اسے معلوم ہوگا کہ جنت بھری ہوئی ہے۔ وہ واپس لوٹے گا اور عرض کرے گا کہ اے میرے رب! میں نے جنت کو بھرا ہوا پایا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: جاؤ اور جنت میں داخل ہوجاؤ۔ تمہیں دنیا اور اس سے دس گنا مزید دیا جاتا ہے۔ وہ کہے گا: رب تعالیٰ! تو میرا مذاق بناتا ہے حالانکہ تو شہنشاہ ہے۔ اس پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہنس دیئے اور آپ کے سامنے کے دانت ظاہر ہوگئے اور کہا جاتا ہے کہ وہ جنت کا سب سے کم مرتبہ انسان ہوگا۔(صحیح بخاری/6571،صحیح مسلم/186)

☆ صحیح مسلم کی ایک روایت میں ہے کہ جو شخص سب سے اخیر میں جنت میں داخل ہوگا، وہ ایسا ہوگا جو کبھی چلتا ہوگا اور کبھی رک جاتا ہوگا اور آگ نے اس کو جھلسا دیا ہوگا۔ جب دوزخ سے نکل کر آگے گزر جائے گا تو مڑ کر دوزخ کی جانب دیکھے گا اور کہے گا کہ وہ ذات بابرکت ہے جس نے مجھ کو تجھ سے نجات عطا کی۔ بے شک اللہ نے مجھے ایسی نعمت عطا کی ہے جس سے اس نے اگلے اور پچھلے لوگوں میں سے کسی کو نہیں نوازا۔ چنانچہ اس کے قریب ایک درخت کھڑا کیا جائے گا (جس کے نیچے ایک چشمہ ہوگا) وہ گزارش کرے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت سے قریب کردے، تاکہ میں اس کے سائے میں آرام حاصل کروں اور اس کا پانی پی سکوں۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: اے ابن آدم! عین ممکن ہے کہ جب میں تیری یہ خواہش پوری کردوں تو تو مجھ سے کسی اور چیز کا مطالبہ شروع کردے۔ وہ اقرار کرے گا کہ نہیں، اے میرے پروردگار! اور وہ اللہ تعالیٰ سے معاہدہ کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ (اور کسی چیز) کا سوال نہیں کرے گا جبکہ اس کا پروردگار اسے معذور سمجھے گا، کیونکہ وہ ایسی نعمتوں کا مشاہدہ کررہا ہے جن پر

وہ صبر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اس کو اس درخت کے پاس پہنچادے گا۔ وہ اس کے سائے میں آرام کرے گا اور پانی سے سیراب ہوگا۔ اس کے بعد اس کے سامنے مزید ایک درخت دکھائی دینے لگے گا جو پہلے درخت سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ عرض کرے گا: اے میرے رب! تو مجھے اس درخت سے قریب کردے تاکہ اس کے نیچے موجود پانی سے سیراب ہوسکوں اور اس کے سائے کے نیچے آرام کرسکوں۔ میں تجھ سے اس کے علاوہ مزید کسی چیز کا سوال نہیں کروں گا۔ اللہ کہے گا: اے آدم زاد! کیا تو نے مجھ سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تو مجھ سے اس کے علاوہ اور کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کہے گا: ممکن ہے کہ اگر میں نے تجھ کو اس کے قریب کردیا تو تو مجھ سے اس کے علاوہ (اور چیزوں کا مطالبہ شروع کردے گا) وہ اللہ سے پختہ معاہدہ کرے گا کہ وہ اس کے علاوہ مزید کسی چیز کا مطالبہ نہیں کرے گا جبکہ پروردگار اسے معذور سمجھے گا، اس وجہ سے کہ وہ جن انعامات کا مشاہدہ کررہا ہے، وہ ان پر صبر نہیں کرسکتا ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب کردے گا، وہ اس کے سائے میں محوِ آرام ہوگا اور اس کا پانی نوش کرے گا۔ اس کے بعد اس کے سامنے جنت کے دروازے کے قریب ایک درخت دکھائی دے گا جو پہلے دونوں درختوں سے زیادہ خوبصورت ہوگا۔ وہ التجا کرے گا: اے میرے رب! مجھے اس درخت کے قریب کردے تاکہ میں اس کے سائے میں آرام کرسکوں اور اس کے پانی سے سیراب ہوسکوں۔ میں تجھ سے اس کے علاوہ کچھ نہیں مانگوں گا۔ اس پر پروردگار اس کو معذور گردانے گا، اس لئے کہ وہ جن نعمتوں کو دیکھ رہا ہے ان پر صبر نہیں کرسکتا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ اسے اس درخت کے قریب لے جائے گا۔ جب وہ اس کے قریب جائے گا تو اہل جنت کی آوازیں سنے گا چنانچہ وہ درخواست کرے گا کہ اے میرے رب! اب مجھے جنت میں داخل فرمادے۔ اللہ تعالیٰ جواب دے گا: اے آدم کے بیٹے! کون سی ایسی نعمت ہے جو تجھے مجھ سے سوال کرنے میں رکاوٹ ہوگی؟ کیا تو خوش ہوگا کہ اگر میں تجھے دنیا اور اس کے مثل عطا کردوں، وہ اس کو ناممکن تصور کرتے ہوئے عرض کرے گا: اے میرے رب! کہیں آپ میرے ساتھ مذاق نہیں کررہے؟ حالانکہ آپ دونوں جہانوں کے رب ہیں۔ (یہ بات ذکر کرنے کے بعد) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہنس پڑے اور پھر بولے کہ کیا تم مجھ سے ہنسنے کا سبب نہیں پوچھو گے؟ چنانچہ لوگوں نے استفسار کیا پھر انہوں نے بتایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بھی اسی طرح ہنسے تھے۔ پھر لوگوں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہنسنے کا سبب دریافت کیا تو انہوں نے فرمایا: اس لئے کہ اللہ تعالیٰ اس کی وہ بات سن کر ہنس پڑیں گے اور کہیں گے کہ میں تجھ سے مذاق نہیں کررہا ہوں بلکہ میں قادر مطلق ہوں، جو چاہوں کرسکتا ہوں۔ (صحیح مسلم/ 187)

جنت کے سربراہان:

☆ **بوڑھوں کے سربراہ**: متعدد صحابہ کرام بشمول علی بن ابی طالب، انس بن مالک، ابوجحیفہ، جابر بن عبداللہ اور ابوسعید خدری رضی اللہ عنہم اجمعین سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”**أبوبكر و عمر سيدا كهول أهل الجنة من الأولين والآخرين**“ یعنی اگلے اور پچھلے سبھی جنتیوں کے سربراہ ابوبکر اور عمر رضی اللہ عنہما ہوں گے۔ (شیخ البانی نے اس حدیث کے متعدد طرق اور سندوں کو جمع کیا ہے اور خلاصہ کلام کے طور پر کہا ہے کہ مجموع طرق کی وجہ سے حدیث بلاشبہ صحیح ہے کیونکہ اس حدیث کے بعض طرق حسن لذاتہ ہیں اور بعض طرق قابل استشہاد ہیں....(صحیحہ/ 824)

☆ **نوجوانوں کے سردار**: حدیثوں سے یہ بات ثابت ہے کہ نوجوانوں کے سردار نواسۂ رسول حسن اور حسین رضی اللہ عنہما ہوں گے۔ متعدد طرق سے یہ بات ثابت ہے جس کا تذکرہ شیخ البانی نے اپنی مایہ ناز کتاب **سلسلة الأحاديث الصحيحة** میں ذکر کیا ہے جو مجموع طرق کے اعتبار سے متواتر کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”**الحسن والحسين سيدا شباب أهل الجنة**“ یعنی حسن اور حسین نوجوان جنتیوں کے سردار ہوں گے۔

☆ **جنتی خواتین کے سردار**: جنتی خواتین کی سردار اسلام کی چار عظیم خواتین ہیں جن کا تذکرہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے احادیث مبارکہ کے اندر کیا ہے۔ عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک موقع سے زمین پر چار لکیریں کھینچی اور دریافت کیا: کیا تم لوگ جانتے ہو کہ یہ کیا ہے؟ صحابہ کرام نے جواب دیا: اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپ نے فرمایا: ”**أفضل نساء أهل الجنة خديجة بنت خويلد وفاطمة بنت محمد ومريم ابنة عمران وآسية بنت مزاحم امرأة فرعون**“ یعنی جنتی خواتین میں افضل ترین خدیجہ بنت خویلد، فاطمہ بنت محمد، مریم بنت عمران اور فرعون کی بیوی آسیہ بنت مزاحم ہیں۔ (مسند احمد، شرح مشکل الآثار للطحاوی، صحیحہ/ 1508)

سابقہ مذکور چاروں خواتین میں افضل ترین خواتین مریم اور خدیجہ ہیں چنانچہ صحیح بخاری میں علی رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: ”**خير نساءها مريم و خير نساءها خديجة**“ یعنی جنتی خواتین میں سب سے بہتر مریم اور خدیجہ ہیں۔

اور ان دونوں میں سب سے افضل مریم بنت عمران ہیں۔ جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”سیدات

نساء أهل الجنة بعد مريم ابنة عمران: فاطمة و خديجة و آسية" یعنی مریم کے بعد جنتی خواتین کی سردار فاطمہ، خدیجہ اور آسیہ ہیں۔(صحیحہ/1424)

مریم علیہا السلام کے علی الاطلاق سب سے بہتر خاتون ہونے کی دلیل وہ آیت کریمہ بھی ہے جس میں اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا ہے:"وَاِذْ قَالَتِ الْمَلٰٓئِكَةُ يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ وَاصْطَفٰكِ عَلٰى نِسَآءِ الْعٰلَمِيْنَ " (سورة آل عمران/ 42) یعنی اور جب فرشتوں نے کہا: اے مریم! اللہ تعالیٰ نے تجھے برگزیدہ کرلیا اور تجھے پاک کردیا اور سارے جہان کی عورتوں میں سے تیرا انتخاب کرلیا۔

نیز ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ انہوں نے فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا: کیا آپ کو میں ایک خوشخبری نہ سناؤں، جسے میں نے رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے سنی ہے۔ آپ نے فرمایا:"سيدات نساء أهل الجنة أربع: مريم ابنة عمران، فاطمة ابنة محمد، خديجة ابنة خويلد و آسية" یعنی جنتی عورتوں کی چار خاتون سردار ہیں۔ مریم بنت عمران، فاطمہ بنت محمد، خدیجہ بنت خویلد اور آسیہ۔(فضائل الصحابه للامام احمد/ 1331، مستدرک حاکم/ 4852، شیخ البانی نے اسے صحیحہ ۳/۴۱۱ میں صحیح قرار دیا ہے۔

سب سے پہلے جنت میں داخل ہونے والوں کے اوصاف:

☆**اہل جنت کی صورتیں:** متفق علیہ حدیث میں وارد ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ جنت میں جانے والی پہلی جماعت کی صورتیں چودھویں رات کی چاند جیسی ہوں گی۔ یہ اس بات کی دلیل ہے کہ اہل جنت بے انتہا خوبصورت ہوں گے اور ان کے چہرے چمک دمک رہے ہوں گے، جیسا کہ حدیثوں میں وارد ہے کہ جنتیوں کی صورتیں یوسف علیہ السلام جیسی ہوں گی جنہیں اللہ تعالیٰ نے دنیا کی آدھی خوبصورتی عطا کی تھی۔ مقدام بن معدی کرب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"يحشر ما بين السقط الى الشيخ الفانى يوم القيامة فى خلق آدم و قلب أيوب و حسن يوسف مردا مكحلين" قلنا: يانبى الله! فكيف بالكافر؟ قال:"يعظم للنار حتى يصير غلظ جلده أربعين ذراعا قريضة الناب من أسنانه مثل أحد" یعنی قیامت کے دن سقط (وہ بچہ جو وقت سے پہلے ساقط ہوجائے) سے لے کر کھوسٹ بوڑھے تک کو آدم علیہ السلام کی ساخت، ایوب علیہ السلام کے دل اور یوسف علیہ السلام کی طرح خوبصورت بنا کر اکٹھا کیا جائے گا، وہ بغیر مونچھ اور سرمئی آنکھوں والے ہوں گے۔ راوی حدیث کہتے ہیں کہ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے نبی! کافروں کے ساتھ کیسا معاملہ ہوگا؟ آپ نے فرمایا: ان کا جسم بڑا کردیا جائے گا حتی کہ ان کے چمڑے کا موٹاپا چالیس ہاتھ ہوجائے گا اور ان کے دانت کی نوک احد پہاڑ جیسی ہوجائے گی۔(المعرفة والتاريخ للفسوى ۲/ ۹۵، معجم الصحابة لابن قانع ۳/ ۱۰۶، المعجم الكبير ۲۰/ ۲۸۰، البعث والنشور للبيهقى ح/ 410، مسند الفردوس للديلمى/ 8785، شیخ البانی نے مجموع طرق کی بناء پر اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ملاحظہ ہو: الصحيحة/ 2512)

☆ **جنتیوں کی لمبائی** : اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کے قد ابوالبشر آدم علیہ السلام جیسے ہوں گے۔ آدم علیہ السلام کی پیدائش ہوئی تو ان کا قد ساٹھ ہاتھ لمبا تھا اور المعجم الوسيط ۱/ ۳۱۱ میں ہے کہ ایک ذراع (ہاتھ) جدید پیمائش کے حساب سے 64/ سنٹی میٹر ہوا کرتا ہے۔ اس بات کی دلیل ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی مشہور حدیث ہے جس میں وارد ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"خلق الله آدم على صورته، طوله ستون ذراعا، فلما خلقه قال: اذهب فسلم على أولئک النفر من الملائكة جلوس فاستمع مايحيونک فانها تحيتک و تحية ذريتک. فقال: السلام عليكم. فقالوا: السلام عليک ورحمة الله. فزادوه ورحمة الله فكل من يدخل الجنة على صورة آدم فلم يزل الخلق ينقص بعد حتى الآن" یعنی اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو اپنی صورت پر پیدا کیا، ان کی لمبائی ساٹھ ہاتھ تھی۔ جب اللہ تعالیٰ ان کی پیدائش سے فارغ ہوا تو اس نے کہا: فرشتوں کے اس گروہ کے پاس جاؤ جو بیٹھے ہوئے ہیں اور سلام کرو، غور سے سننا کہ وہ تمہیں کیا جواب دیتے ہیں، کیونکہ وہی تمہارا اور تمہاری آل و اولاد کا مسنون سلام ہوگا۔ چنانچہ آدم علیہ السلام نے وہاں پہنچ کر "السلام علیکم" کہا تو فرشتوں نے جوابا "السلام علیکم ورحمۃ اللہ" کہا یعنی ورحمۃ اللہ کا اضافہ کیا۔ چنانچہ جنت میں داخل ہونے والا ہر انسان آدم علیہ السلام کی صورت کے مطابق ہوکر جنت میں داخل ہوگا، اس کے بعد سے خلقت کا قد کم ہوتا گیا اور آج تک مسلسل کم ہوتا جارہا ہے۔(صحیح بخاری/ 6227، صحیح مسلم/ 2834)

☆**جنتیوں کے چہرے کیسے ہوں گے** : اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں اہل جنت کے چہروں اور حصول جنت کی وجہ سے ان پر ظاہر ہونے والے اثرات و علامات کا قرآن مجید کے مختلف مقامات میں انتہائی عمدگی کے ساتھ تذکرہ کیا ہے، جن میں بعض درج ذیل ہیں، جن سے ہمیں بخوبی اندازہ ہوجائے گا کہ جنتیوں کے چہرے کس قدر ہشاش بشاش، تروتازہ اور چمکتے دمکتے ہوں گے۔

۱- فرمان الٰہی ہے:"اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِيْ نَعِيْمٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ يَنْظُرُوْنَ تَعْرِفُ فِيْ وُجُوْهِهِمْ نَضْرَةَ النَّعِيْمِ" (سورة

المطففین/ ۲۲-۲۴) یعنی بے شک نیک لوگ بڑی نعمتوں میں ہوں گے۔مسہریوں میں بیٹھے دیکھ رہے ہوں گے، تو ان کے چہروں سے ہی نعمتوں کی تروتازگی پہچان لے گا۔

۲-دوسری جگہ فرمایا:"وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ" (سورة القیامة ۲۲-۲۳) یعنی اس روز بہت سے چہرے تروتازہ اور بارونق ہوں گے۔اپنے رب کی طرف دیکھتے ہوں گے۔

۳-مزید فرمایا:"وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ فِيْ جَنَّةٍ عَالِيَةٍ" (سورة الغاشیة/۸-۱۰)یعنی بہت سے چہرے اس دن تروتازہ اور آسودہ حال ہوں گے، اپنی کوشش پر خوش ہوں گے، بلند و بالا جنتوں میں ہوں گے۔

۴-مزید ارشاد باری تعالیٰ ہے:"وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ مُّسْفِرَةٌ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ" (سورة عبس/۳۸-۳۹)یعنی اس دن بہت سے چہرے روشن ہوں گے جو ہنستے ہوئے اور ہشاش بشاش ہوں گے۔

۵- "وَاَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ" (سورة آل عمران/ 107) یعنی اور سفید چہرے والے اللہ تعالیٰ کی رحمت میں داخل ہوں گے اور اس میں ہمیشہ رہیں گے۔

ان آیتوں سے آپ اندازہ لگا سکتے ہیں کہ اہل جنت اپنی ابدی کامیابی پر کس قدر شاداں و فرحاں ہوں گے کہ چہروں سے دیکھ کر ہی ان کے دل کی خوشی کا بآسانی اندازہ لگا لیا جائے گا۔

☆ **جنتیوں کی عمر**: اہل جنت جب جنت میں داخل ہوں گے تو وہ بالکل نوجوان ہوں گے اور حدیثوں کے مطابق ان کی عمر تینتیس 33/سال کی ہوگی۔ معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"یدخل أهل الجنة الجنة جردا مردا مكحلين أبناء ثلاثين أو ثلاث و ثلاثين سنة"، یعنی جنتی جب جنت میں داخل ہوں گے تو خالی بال اور بغیر مونچھ اور سرمئی آنکھوں والے تیس یا تینتیس سال کے ہوں گے۔(سنن ترمذی/2545، شیخ البانی نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔)

مسند احمد/8505 میں یہ روایت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے جس میں تینتیس سال کی صراحت ہے اور اس میں شک کا صیغہ نہیں ہے جس کی وجہ سے علمائے کرام نے کہا ہے کہ جنتی حضرات جب جنت میں داخل ہوں گے تو ان کی عمر تینتیس سال ہوگی۔واللہ تعالیٰ اعلم

☆ **جنتیوں کے بعض دیگر صفات**:ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:"أول زمرة تلج الجنة صورة على صورة القمر ليلة البدر، لا يبصقون فيها، ولا يمتخطون، ولا يتغوطون فيها، آنيتهم و أمشاطهم من الذهب والفضة، ومجامرهم من الألوة، ورشحهم المسك ولكل واحد منهم زوجتان يرى مخ ساقها من وراء اللحم من الحسن، لا اختلاف بينهم ولا تباغض، قلوبهم قلب واحد، يسبحون الله بكرة و عشيا" یعنی جنت میں جانے والی پہلی جماعت کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی، وہ نہ اس میں تھوکیں گے، نہ کھکھاریں گے اور نہ بول و براز کریں گے، ان کے برتن اور کنگھیاں سونے اور چاندی کی ہوں گی، ان کی انگیٹھیوں میں آگ سلگتا ہوگا، ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا، ان میں ہر ایک کو دو دو ایسی بیویاں کہ حسن کی وجہ سے گوشت کے پیچھے سے ان کی پنڈلیوں کی چربی تک نظر آتی ہوں گی، ان میں آپس میں کوئی اختلاف اور بغض نہ ہوگا، ان سب کے دل ایک دل جیسے ہوں گے اور وہ صبح و شام اللہ تعالیٰ کی تسبیح بیان کریں گے۔(صحیح بخاری/3245، صحیح مسلم/2834)

☆ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے ایک دوسری روایت میں مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"ان أول زمرة يدخلون الجنة على صورة القمر ليلة البدر، ثم الذين يلونهم على أشد كوكب درى فى السماء اضاءة، لايبولون ولايتغوطون ولايتفلون ولا يمتخطون، أمشاطهم الذهب و رشحهم المسك ومجامرهم الألوة و أزواجهم الحور العين، على خلق رجل واحد، على صورة أبيهم آدم ستون ذراعا فى السماء" یعنی سب سے پہلی جماعت جو جنت میں داخل ہوگی ان کی صورتیں چودھویں رات کے چاند جیسی ہوں گی اور جو ان کے بعد ہوں گے جن کی جگمگاہٹ آسمان میں سب سے زیادہ جگمگانے والے ستارے کی طرح ہوگی، وہ نہ پیشاب کریں گے نہ پاخانہ، نہ تھوکیں گے اور نہ کھکھاریں گے، ان کی کنگھیاں سونے کی ہوں گی، ان کا پسینہ کستوری کی طرح ہوگا، ان کی انگیٹھیوں میں عود سلگتا ہوگا، ان کی بیویاں حور عین ہوں گی، ان سب کے اخلاق ایک ہی شخص جیسے ہوں گے، ان سب کی صورت اپنے باپ آدم علیہ السلام جیسی ہوگی اور ان کے قد ساٹھ ہاتھ بلند ہوں گے۔(صحیح بخاری/2834، صحیح مسلم/2834)

قیامت سے پہلے جنت میں داخل ہونے والے حضرات: یہ بات سبھی کو معلوم ہے کہ ابو البشر آدم علیہ السلام جنت میں سب سے پہلے داخل ہوئے تھے۔اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:"وَقُلْنَا يٰاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ" (سورة البقرة/35) یعنی اور ہم نے کہہ دیا کہ اے آدم! تم اور تمہاری بیوی جنت میں رہو اور جہاں کہیں سے چاہو بافراغت کھاؤ پیو، لیکن اس درخت کے قریب نہ جانا ورنہ ظالم ہو جاؤ گے۔

آدم علیہ السلام نے شیطان لعین کے بہکاوے میں آکر ممنوعہ درخت کا پھل کھا لیا، جس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو دنیا میں بھیج دیا۔اس کے علاوہ شرعی نصوص سے یہ بات ثابت ہے کہ شہداء ایسے معزز افراد ہیں جو قیامت سے پہلے ہی جنت میں داخل ہوں گے۔اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:" وَلَا تَحْسَبَنَّ الَّذِيْنَ قُتِلُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ اَمْوَاتًا بَلْ اَحْيَآءٌ عِنْدَ رَبِّهِمْ يُرْزَقُوْنَ "(سورۃ آل عمران/169)یعنی اور جولوگ اللہ کی راہ میں شہید کئے گئے ہیں ان کو ہرگز مردہ نہ سمجھیں بلکہ وہ زندہ ہیں اپنے رب کی پاس روزیاں دیئے جاتے ہیں۔

اسی طرح سے بے شمار ایسی حدیثیں ہیں جن سے معلوم ہوتا ہے کہ شہداء حضرات شہادت سے سرفراز ہونے کے بعد ہی سے جنت میں داد عیش دیتے ہیں اور اس کی نعمتوں سے محظوظ ہوتے ہیں۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"الشهداء على بارق نهر بباب الجنة في قبة خضراء يخرج عليهم رزقهم من الجنة بكرة و عشيا"یعنی شہداء جنت کے دروازے پر، نہر کے کنارے سبز رنگ کے قبے میں ہوں گے اور انہیں صبح وشام جنت سے رزق ملے گا۔(مسند احمد/۲۶۶/۱، شیخ شعیب ارناؤوط نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔)

مزید برآں ایک روایت کے مطابق فوت ہوجانے والے ہر شخص کو اس کی قبر میں ہی صبح وشام اس کا ٹھکانہ دکھایا جاتا ہے۔اگر جنتی ہوتو جنتی ٹھکانہ اور اگر جہنمی ہوتو جہنمی ٹھکانہ۔(صحیح بخاری/1379، صحیح مسلم/2866)

☆ **جنتی جنت میں نیند سے آزاد ہوں گے**: نیند کمال حیات اور کامل زندگی کے نقائص میں سے ہے۔یہی وجہ ہے کہ اہل جنت اس سے پاک ہوں گے اور وہ جنت میں نہیں سوئیں گے۔جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا کہ کیا جنتی سوئیں گے؟ آپ نے فرمایا: "لا، النوم أخو الموت و أهل الجنة لا يموتون ولا ينامون" یعنی نہیں، کیونکہ نیند موت کا بھائی ہے اور جنتی لوگوں کو نہ موت آئے گی اور نہ نیند۔(المعجم الأوسط للطبرانی/ 919، شعب الایمان للبیھقی /4416، اس حدیث کے متصل اور مرسل ہونے کے تعلق سے اختلاف ہے لیکن شیخ البانی نے صحیحہ/ 1087 میں اس کے موصول ہونے کو صحیح کہا ہے۔)

نیز امام بلوطی نے اس بات پر اجماع نقل کیا ہے کہ اہل جنت کو نیند نہیں آئے گی اور وہ کبھی نہیں سوئیں گے جسے ابن قیم جوزیہ رحمہ اللہ نے بن حادی الارواح میں ذکر کیا ہے اور اس پر تعاقب نہیں کیا ہے۔

☆ **جنتی ہمیشہ زندہ رہیں گے، انہیں موت نہیں آئے گی**: موت بھی کمال حیات کی ضد اور مخالف ہے جس سے اخروی زندگی پاک صاف رہے گی اور جنتیوں کو کبھی موت نہیں آئے گی۔عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"اذا صار أهل الجنة الى الجنة وأهل النار الى النار جئ بالموت حتى يجعل بين الجنة والنار فيذبح ثم ينادى مناد يا أهل الجنة لا موت و يا أهل النار لا موت فيزداد أهل الجنة فرحا الى فرحهم ويزداد أهل النار حزنا الى حزنهم" یعنی جب جنتی جنت میں اور جہنمی جہنم میں چلے جائیں گے تو موت کو لایا جائے گا اور جنت وجہنم کے درمیان ذبح کردیا جائے گا اور کہا جائے گا کہ اے اہل جنت! اب تمہیں موت نہیں آئے گی اور اے اہل جہنم! تمہیں بھی موت نہیں آئے گی۔ یہ سن کر جنتیوں کی خوشی مزید دو چند ہوجائے گی اور جہنمیوں کے غم میں مزید اضافہ ہوجائے گا۔(صحیح بخاری/6182، صحیح مسلم/2850)

نیز ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:"يؤتى بالموت كهيئة كبش أملح فينادى مناد يا أهل الجنة فيشرئبون و ينظرون فيقول هل تعرفون هذا؟ فيقولون: نعم، هذا الموت، وكلهم قد رآه، ثم ينادى يا أهل النار فيشرئبون وينظرون فيقول هل تعرفون هذا؟ فيقولون: نعم، هذا الموت، وكلهم قد رآه، فيذبح، ثم يقول: يا أهل الجنة ! خلود فلا موت،ويا أهل النار خلود فلا موت، ثم قرأ(وأنذرهم يوم الحسرة اذ قضى الأمر و هم في غفلة) وهؤلاء في غفلة أهل الدنيا(وهم لا يؤمنون). یعنی موت چتکبرے مینڈھے کی شکل میں لائی جائے گی، چنانچہ منادی آواز دے گا کہ اے جنت والو! چنانچہ تمام جنتی اپنی اپنی گردن اونچی کرکے دیکھیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے پہچانتے ہو؟ وہ کہیں گے: یہ موت ہے اور سبھوں نے اس کا ذائقہ چکھ لیا ہوگا۔پھر منادی آواز دے گا کہ اے جہنمیو! وہ اپنی گردنوں کو اونچی کرکے دیکھیں گے تو ان سے پوچھا جائے گا کہ کیا تم لوگ اسے پہچانتے ہو؟ وہ بھی کہیں گے کہ یہ موت ہے، انہوں نے بھی اس کا مزہ چکھ لیا ہوگا، چنانچہ موت کو ذبح کردیا جائے گا اور منادی کہے گا: اے جنتی لوگو! یہ ہمیشہ ہمیش کی جگہ ہے، یہاں موت سے نہیں دوچار ہونا ہے اور اے جہنمی لوگو! یہ ہمیشگی کا ٹھکانہ ہے، یہاں موت نہیں آئے گی، اس کے بعد رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیت کریمہ تلاوت کی:" وأنذرهم يوم الحسرة اذ قضى الأمر وهم في غفلة یعنی انہیں حسرت کے دن سے ڈراؤ جبکہ اخیر فیصلہ کردیا جائے گا اور یہ لوگ غفلت میں پڑے ہوئے ہیں یعنی دنیادار لوگ اور ایمان نہیں لاتے۔"(صحیح بخاری/4453، صحیح مسلم/2849)

(جاری)

☆☆☆

اسلامی تعلیمات میں عدل وانصاف کی اہمیت

ڈاکٹر محمد طیب شمس، صاحب گنج، جھارکھنڈ
موبائل نمبر 7763961064

اسلام دین فطرت ہے، فطرت خواہ انسان سے متعلق ہو یا کائنات کے متعلق، اس میں تناسب، توازن اور اعتدال کا نقش بہت واضح اور نمایاں ہے۔ عدل صفات الٰہیہ میں ایک ممتاز صفت ہے جس کا اظہار حیات وممات کے تمام تر مظاہر میں دکھائی دیتا ہے۔ اس کائنات کی تمام مخلوقات اور مظاہر فطرت عدل وانصاف کے باعث موجود اور برقرار ہیں۔ انسان کائنات کی تمام مخلوقات میں سب سے اشرف اور اعلیٰ ہے۔ لہٰذا اسے عدل وانصاف کو سمجھنے اور اختیار کرنے کی سب سے زیادہ ضرورت ہے۔ تمام نبیوں اور رسولوں کی دعوت میں بھی عدل کا پہلو نمایاں رہا ہے۔ کسی قوم سے رنجش کی بناء پر عدل کا پلڑا متزلزل نہ ہو بلکہ انصاف پر قائم ودائم رہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''وَلَا يَجْرِمَنَّكُمْ شَنَآنُ قَوْمٍ عَلَىٰ أَلَّا تَعْدِلُوا اعْدِلُوا هُوَ أَقْرَبُ لِلتَّقْوَىٰ'' اور کسی قوم کی عداوت تمہیں خلاف عدل پر آمادہ نہ کردے، عدل کیا کرو جو پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہے۔ (مائدہ: ۸)

اسلامی تعلیمات میں عدل وانصاف کسی فرد، جماعت، رشتہ دار اور غیر رشتہ دار میں کوئی میز اور فرق نہیں برتا گیا ہے بلکہ اس ضمن میں آقا وغلام، امیر وغریب، کالا وگورا، عربی وغیر عربی، اپنے پرائے سب کے یکساں حقوق ہیں اور سب کے ساتھ عدل وانصاف کا دامن تھامے رکھنے کا حکم دیا گیا ہے: ''وَإِنْ حَكَمْتَ فَاحْكُم بَيْنَهُم بِالْقِسْطِ إِنَّ اللَّهَ يُحِبُّ الْمُقْسِطِينَ'' اور اگر تم فیصلہ کرو تو ان میں عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ کرو، یقیناً عدل والوں کے ساتھ اللہ محبت رکھتا ہے۔ (المائدۃ: ۴۲)

قانونی عدل: عدل وانصاف کی سب سے اہم نوعیت قانونی عدل ہے۔ اسلامی شریعت معاشرے میں ہر نوعیت کے ظلم اور حق تلفی کا ازالہ کرتی ہے۔ اسلام کسی فرد، جماعت، ادارے یا ریاست کو اس امر کی اجازت نہیں دیتا ہے کہ وہ کسی بھی شخص کی حق تلفی کرے یا ناحق مال ہڑپ لے یا کسی کی عزت نفس کو مجروح کرے، شریعت اسلام میں ہر فرد وجماعت کے جان ومال اور مسلمہ بنیادیں عالم وجاہل، عام وخاص، جرائم کرنے والے اور گواہی دینے والا تک تمام امور میں عدل وانصاف کا دامن تھامے رکھنے کی سخت تاکید ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لو ان فاطمة بنت محمد سرقت لقطعت يدها (بخاری ۳۴۷۵، مسلم ۱۶۸۸)'' اگر فاطمہ بنت محمد بھی چوری کرتی تو میں اس کا ہاتھ کاٹ دیتا۔ (نسائی، احمد)

معاشی عدل: معاشی عدل اسلام کی ایک اہم ترین شعبہ ہے، شریعت اسلام نے معاشی عدل کو ملحوظ رکھتے ہوئے امیروں پر غریبوں کے لیے زکوۃ کو واجب قرار دیا ہے۔ بیع اور تجارت حلال ہے جب کہ سود، چوری، ڈکیتی حرام ہے۔ کم تولنے والوں کے لیے تباہی وبربادی ہے۔ مال ودولت کو غلط طریقے سے جمع کرنے سے منع کیا گیا ہے۔ اسلام معاشی ظلم وجبر کی ہر شکل کو مٹانا چاہتا ہے اور معاشی لحاظ سے ایک عادلانہ نظام کا تمنائی ہے جس سے معاشرہ ہر قسم کی لوٹ کھسوٹ، ظلم وزیادتی اور معاشی ناہمواریوں کی تباہ کاریوں سے محفوظ ہوسکے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا واضح فرمان ہے: ''من غش فليس مني'' جس نے دھوکہ دیا اس کا مجھ سے کوئی تعلق نہیں۔ (مسلم)

اپنی ذات سے عدل: عدل کا تقاضا اپنی ذات سے بہرحال وابستہ ہے جو شخص اپنے آپ سے عدل نہیں کرسکتا ہے وہ کسی کے امور میں عدل وانصاف نہیں کرسکتا ہے۔ ہر شخص اللہ کا نائب ہے اور اللہ کی ایک ممتاز صفت عدل ہے۔ عدل کے قیام سے انحراف نہ کیا جائے، چاہے خود کا کتنا ہی بڑا نقصان کیوں نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ''يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا قَوَّامِينَ بِالْقِسْطِ شُهَدَاءَ لِلَّهِ وَلَوْ عَلَىٰ أَنفُسِكُمْ أَوِ الْوَالِدَيْنِ وَالْأَقْرَبِينَ إِن يَكُنْ غَنِيًّا أَوْ فَقِيرًا فَاللَّهُ أَوْلَىٰ بِهِمَا فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوَىٰ أَن تَعْدِلُوا وَإِن تَلْوُوا أَوْ تُعْرِضُوا فَإِنَّ اللَّهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا'' اے ایمان والو! عدل وانصاف پر مضبوطی سے جم جانے اور خوشنودئ مولا کے لیے سچی گواہی دینے والے بن جاؤ، گو وہ خود تمہارے اپنے خلاف ہو یا اپنے ماں باپ کے یا رشتہ دار عزیزوں کے، وہ شخص اگر امیر ہو تو اور فقیر ہو تو دونوں کے ساتھ اللہ کو زیادہ تعلق ہے، اس لیے تم خواہش نفس کے پیچھے پڑ کر انصاف نہ چھوڑ دینا اور اگر تم نے کج بیانی یا پہلو تہی کی تو جان لو کہ جو کچھ تم کروگے اللہ تعالیٰ اس سے پوری طرح باخبر ہے۔ (نساء: ۱۳۵)

معاشرتی زندگی میں عدل: عدل دراصل کامیاب اور صالح معاشرے کی جان ہے، گھر، عزیز واقارب اور معاشرے میں ہر ایک فرد کو اس کا متعینہ مقام واحترام دلانے کا واحد طریقہ عدل وانصاف ہی ہے اور اسی عدل وانصاف سے والدین، قریبی رشتے دار، محلّہ دار، اساتذہ، غرباء وفقراء غرض سب کے حقوق اسی عدل کے تقاضے سے پورے کئے جاسکتے ہیں اور اسی معاشرتی عدل کا نمونہ یہ ہے کہ ہر ایک کو ان کے جائز حقوق عنایت کئے جائیں۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: ''إِنَّ اللَّهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ''۔ اللہ تعالیٰ عدل کا، بھلائی کا اور قرابت داروں کو دینے کا حکم دیتا ہے اور بے حیائی کے کاموں، ناشائستہ حرکتوں اور ظلم وزیادتی سے روکتا ہے۔ (نحل: ۹۰)

عائلی زندگی میں عدل: اگر عائلی زندگی میں عدل وانصاف نہ ہو تو میاں بیوی زندگی کے دن آرام وسکون سے نہیں گزار سکتے۔ اس عدل وانصاف کی

ضرورت اس وقت اور زیادہ بڑھ جاتی ہے جب کسی کے نکاح میں ایک سے زائد بیویاں ہوں۔ اسلام نے دوسرے نکاح کو عدل کے ساتھ مشروط رکھا ہے۔ ارشاد ربانی ہے: ”فَإِنْ خِفْتُمْ أَلَّا تَعْدِلُوا فَوَاحِدَةً أَوْ مَا مَلَكَتْ أَيْمَانُكُمْ “۔ ”اگر تمہیں عدل نہ کر سکنے کا خوف ہو تو ایک ہی (بیوی) کافی ہے یا تمہاری ملکیت کی لونڈی۔ (نساء:۳)

اولاد اور اهل خانه میں عدل: اولاد کے درمیان عدل وانصاف بھی ضروری ہے ورنہ ان کے درمیان بغض اور عناد کے جذبات پیدا ہوں گے۔ اکثر گھریلو جھگڑے اس لیے پیدا ہوتے ہیں کہ ہمارے گھروں کے ذمہ داران عدل نہیں کرتے۔ بیٹوں کو بیٹیوں پر ترجیح دینا، اولاد میں کسی ایک کو زیادہ اختیارات دے دینا، جائیداد برابر تقسیم نہ کرنا، یا کسی کو محروم کر دینا، عدل کے منافی کام ہیں۔ گھروں میں پائی جانے والی یہ کشیدگی عدل وانصاف کے ذریعہ دور ہو سکتی ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام اولاد کے ساتھ ایک سا سلوک کرنے اور گھروں میں یکساں پیار کا ماحول پیدا کرنے کی تعلیم دی ہے۔ ”عن النعمان بن بشير رضى الله تعالىٰ عنهما، ان اباه اتى به رسول الله صلى الله عليه وسلم فقال: انى نحلت ابنى هذا غلاما كان لى، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم اكل ولدك نحلته مثل هذا؟ فقال: لا، فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم فارجعه وفى لفظ: فانطلق ابى الى النبى صلى الله عليه وسلم ليشهده على صدقتى، فقال: افعلت هذا بولدك كلهم؟ قال: لا، قال: "اتقوا الله، واعدلوا بين اولادكم" فرجع ابى فرد تلك الصدقة “(متفق علیہ) حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ان کے والد ان کو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں لائے اور عرض کیا کہ میں نے اپنا ذاتی غلام اپنے اس بیٹے کو ہبہ کر دیا ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے دریافت فرمایا: ”کیا تو نے اپنی تمام اولاد کو اسی طرح غلام ہبہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا، نہیں، تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تو پھر اسے واپس کر لو“ اور ایک روایت کے الفاظ ہیں کہ میرے والد نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم میرے ہبہ میں گواہ بن جائیں۔ آپ ﷺ نے ان سے دریافت فرمایا: کیا تو نے ایسا اپنی تمام اولاد کے ساتھ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ”اللہ سے ڈرو اور اپنی اولاد کے درمیان عدل وانصاف کرو“۔ چنانچہ میرے والد نے ہبہ واپس کر لیا۔ (بخاری ومسلم، کتاب الھبہ)

یتیموں اور معاشرے کے کمزور طبقات سے عدل:

معاشرے کے کمزور ترین افراد یتیم، بیوہ، خادم اور سائل ہوتے ہیں۔ جنہیں لوگ کمزور سمجھ کر ان کے حقوق کی پامالی کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے ان لوگوں کے ساتھ عدل کا خصوصی حکم دیا ہے اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”فَأَمَّا الْيَتِيمَ فَلَا تَقْهَرْ وَأَمَّا السَّائِلَ فَلَا تَنْهَرْ“، پس یتیم پر تو بھی سختی نہ کر اور نہ سوال کرنے والے کو ڈانٹ ڈپٹ کر۔ (ضحیٰ: ۹-۱۰) نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی خطبہ حجۃ الوداع اور اپنے مرض الموت سے قبل جن لوگوں کے حقوق کی طرف خصوصاً متوجہ فرمایا اور ان کے ساتھ عدل کا حکم فرمایا ان میں ملازم، خادم، عورت اور ماتحت لوگ ہیں۔ ”وعن ام سلمة عن النبى صلى الله عليه وسلم انه كان يقول فى مرضه الصلاة، وما ملكت ايمانكم “(بیہقی فی شعب الایمان) ام المومنین سیدہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا کہ آپ ﷺ اپنے مرض الموت میں فرماتے تھے۔ ”نماز کو لازم پکڑو اور غلاموں کا حق ادا کرو“۔ (بیہقی فی شعب الایمان)

قرض کے معاملات میں عدل: قرض اور ادھار کے معاملات میں ناانصافی کا بڑا امکان ہوتا ہے۔ اس لیے اللہ تعالیٰ نے سورہ بقرہ کی آیت ۲۸۲ میں قرض کے معاملات کو عدل وانصاف کے ساتھ لکھ لینے کا حکم دیا ہے۔ اسلام میں قرض کی ادائیگی کی اتنی اہمیت ہے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے بعض دفعہ مقروض شخص کی نماز جنازہ نہیں پڑھائی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم فرمایا: ”عن سمرة بن جندب رضى الله تعالىٰ عنه قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم على اليد ما اخذت حتى تؤ ديه “(رواہ احمد والا ربعہ وصححہ الحاکم) حضرت سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جو کچھ ہاتھ نے لیا ہے جب تک اسے ادا نہ کر دے اس کے ذمہ ہے۔ (احمد، ابوداؤد، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور حاکم نے صحیح کہا ہے)

تمام جانداروں کے ساتھ عدل: اسلام کا نظام عدل صرف انسانوں کے لیے بلکہ تمام چرند و پرند، نباتات و جمادات بلکہ کائنات کے ذرے ذرے پر محیط ہے۔ جانداروں کو بلاوجہ تکلیف دینے اور انہیں مارنے سے سخت ممانعت ہے۔ ”وعن ابن عباس ان النبى صلى الله عليه وسلم قال لا تتخذوا شيئاً فيه الروح غرضا “(رواہ مسلم) ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جس چیز میں روح ہو اس پر نشانہ بازی نہ کرو“۔ (مسلم: ۵۸-۱۹۵۷) ”وعن عبدالله بن عمرو بن العاص ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال من قتل عصفورا فما فوقها بغير حقها، سأله الله عز وجل عنها يوم القيامة، قيل يا رسول الله فما حقها؟ قال: حقها ان تذبحها فتا كلها و لا تقطع راسها فيرمى بها “(رواہ نسائی والدارمی) سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”جو شخص چڑیا یا کسی بڑی چیز کو ناحق قتل کرے تو اس سے اللہ تعالیٰ اس کے قتل کرنے کے متعلق سوال کرے گا، کہا گیا اے اللہ کے رسول! اس کا حق کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: یہ کہ اس کو ذبح کرے اور کھالے اور اس کے سر کو کاٹ کر نہ پھینکیں۔ (نسائی: ۴۴۴۵، دارمی: ۱۹۷۸)

عدل وانصاف سے ہی ایک صحت مند سماج کی تعمیر ہو سکتی ہے اور اسی میں انسان کی حیات مضمر ہے، ایک خوشحال، ترقی یافتہ قوم کے لیے عدل وانصاف کی صفت سے متصف ہونا ضروری ہے۔ اسی عدل وانصاف کے قیام سے تمام انسان سکون وچین اور راحت ومسرت کی زندگی بسر کر سکیں گے۔ ☆☆

طب و صحت

ڈاکٹر ایم این بیگ
پوسٹ بکس ۱۸، ٹونک-304001
فون:01432-244018
موبائل:09460805389

چند بے حد مفید معلومات

ہربل Herbal ادویہ کی افادیت مسلم ہے، جڑی، بوٹیوں کے خواص سے مجال انکار نہیں، لیکن شرط یہ ہے کہ ان اجزاء سے مرکب ادویہ، کسی معیاری اور بھروسہ مند ادارے کی تیار شدہ ہوں۔ اس لئے کہ آج کل دیسی دواؤں کے نام پر بٹہ لگانے والے دواخانے، خودرو جھاڑیوں کی طرح پورے ملک میں پھیل رہے ہیں، ان کے اشتہارات نہ صرف یہ کہ گمراہ کن ہوتے ہیں بلکہ جھوٹ کا پلندہ بھی ہوتے ہیں۔

اس طرح لوگوں کی صحت سے کھلواڑ کیا جارہا ہے کیونکہ پرنٹ میڈیا کے ساتھ، ساتھ الیکٹرانک میڈیا کے ذریعہ بھی ذہنوں کو مسموم کیا جارہا ہے، نوجوانوں کو بطور خاص ان اشتہاروں کے ذریعہ فرضی بیماریوں کا شکار بنا کر، بوگس اور نہایت سستی ہربل ادویہ ہزاروں میں فروخت کی جارہی ہیں، جن کا استعمال کرنے سے ناقابل تلافی نقصانات پہنچتے ہیں، اور صحت مکمل طور پر تباہ ہوجاتی ہے۔

ان گمراہ کن اشتہارات سے ہوشیار رہئے اور ''خود علاجی'' کے چکر میں نہ پھنسیے، ۹۰٪ جنسی امراض محض واہمہ ہوتے ہیں، ان توہمات سے دور رہیے،

یادرکھئے: جنسی امراض کو گپت روگ، پوشیدہ امراض کے نام نہاد حوالوں سے ہی، یہ اشتہاری طاقت فروش، نوجوانوں کو خوف ودہشت میں مبتلا کر کے، لوٹتے ہیں، ضروری بلکہ بے حد ضروری یہ ہے کہ دیگر عمومی امراض کے مانند جنسی امراض کے علاج کے سلسلے میں بھی خوف زدہ اور شرمندہ نہ ہوں، کوالیفائڈ معالج سے علاج کرائیں، اور ذہنی پریشانی سے دوچار نہ ہوں، جنسی امراض بھی دیگر امراض کے مانند قابل علاج ہوتے ہیں ان کی دوائیں بھی زیادہ قیمتی نہیں ہوتیں۔

علاج کے سلسلے میں شرمندگی، احساس بدنامی، خوف، ناامیدی، پریشانی کیوں؟

یہ سب غیر حقیقی احساسات ہیں، ان سے دور ہیں،

شیر کی چربی، سانڈے کی چربی، ریچھ کی چربی، سانپ کا تیل، گینڈے کا سینگ، شیر کے ناخن، کنچوے اور اسی قسم کی ہزاروں کراماتی مفرد ادویہ۔ سب فضول، بیکار محض، اور بے اثر، آج کل لیکن ان کا کاروبار بھی روز افزوں ہے، یہ جھوٹ اور دھوکوں کا جال ہے، تیزی سے پھیل رہا ہے، ان سے بھی ہوشیار اور دور رہیں۔

کیا یہ ممکن ہے کہ جسمانی اعضاء کی لمبائی کسی تیل کی، کسی چربی کی مالش سے، بڑھ سکتی ہے؟ ہرگز نہیں ہرگز نہیں، تو پھر جھوٹ کو جھوٹ ہی جانیئے اس کو ''سچ'' نہ کہیے نہ مانئے۔

''**وقت خاص**'' کو طویل کرنے والی کوئی بھی دوا استعمال نہ کریں، ان کا جزو خاص افیم ہوتا ہے، ان کا استعمال نشے کا عادی بنا سکتا ہے، ان سے ہوشیار، ہرگز، ہرگز استعمال نہ کریں، یہ ادویہ عائلی (ازدواجی) زندگی کو بھی غیر متوازن کرسکتی ہیں۔

ٹھنڈا، ٹھنڈا، بال کالا تیل: عام طور پر یہ خیال پایا جاتا ہے کہ سر کے بالوں میں خصوصی طور پر، خصوصی اجزاء سے تیار کردہ ''ہیر آئیل'' لگانے سے دماغ میں ٹھنڈک ہوتی ہے، دماغ کو طاقت ملتی ہے، حافظہ قوی ہوجاتا ہے اور سفید بال، کچھ عرصے کے بعد سیاہ ہوجاتے ہیں، آج کل ایسے تیلوں کے اشتہارات کی بھرمار ہے، یہ محض اشتہارات ہیں، ان کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں، دماغ یعنی ''بھیجہ'' ہر طرف سے مضبوط اور موٹی ہڈی سے بنی ہوئی کھوپڑی میں محفوظ ہوتا ہے، کیا یہ ممکن ہے کہ سر کے بالوں میں لگایا جانے والا یہ ''ہیر آئیل'' کھوپڑی سے ہوتا ہوا، دماغ پر پھیلنے کے بعد، اس کو طاقت بخش سکتا ہے؟ ہرگز نہیں، دماغ تو دور کی بات ہے، کھوپڑی پر جو کھال (جلد) چاروں طرف ہوتی ہے، اسی میں پیوست نہیں ہوسکتا، دھوکہ دیتے ہیں یہ بازیگر کھلا، خیال کریں، کیا روٹیاں پیٹ پر رکھ دینے سے، پیٹ بھر سکتا ہے؟ بھوک ختم ہوسکتی ہے؟ ہرگز نہیں، ہرگز نہیں، اور نہ کوئی ایسا تیل آج تک ایجاد ہوا ہے جو بالوں کو ہمیشہ کے لئے سیاہ کردے، اس فریب سے بھی بچئے۔

شوگر کی بیماری Diabetes کی وجہ سے زخم مندمل ہی نہیں ہوتا، اس لئے ادویہ کے ذریعہ شوگر پر کنٹرول کیا جاتا ہے تب زخم مندمل ہوتا ہے، لیکن شوگر پر کنٹرول ہونے کے بعد بھی زخم مندمل نہ ہوتو، یہ صورتحال بے حد پریشان کن ہوجاتی ہے، اور گینگرین ہوسکتا ہے، اگر پیر کے انگوٹھے میں زخم ہے (عام طور پر اس کی شروعات پیر کے انگوٹھے سے ہی ہوتی ہے) تو متاثرہ حصے کو قطع وبرید کے ذریعہ نکال دیا جاتا ہے، ایسی صورتحال میں تاخیر مناسب نہیں، سرجن کی ہدایات کے مطابق عمل کرنا چاہیے۔

اور یہ بھی یادرکھئے کہ شوگر کی بیماری پر کنٹرول گڈمار بوٹی، گیندے، پھول، تلسی اور میٹھے نیم کے پتے نہیں کر سکتے، صرف ایلو پیتھک ادویہ ہی کارگر ہوتی ہیں، اور یہ بھی خیال رہے کہ پرمانینٹ علاج نہیں ہوتا، عارضی ہوتا ہے، اس لئے مندرجہ ذیل اصول

کو ہی اپنانا چاہیے۔

☆زندگی بھر علاج ☆زندگی بھر پرہیز☆ تعویذ، گنڈے، پھونکا، جھاڑی یہ سب فضولیات ہیں، ناجائز ہیں، لیکن یہ کاروبار روزافزوں ہے، اخبارات ان عاملوں، باباؤں کے اشتہارات سے بھرے ہوتے ہیں، ان سے ہوشیار، یہ سب ''شیطانی حرکات'' ہیں، ان پر لعنت بھیجی ہے رسول کریم ﷺ نے، ''طب وصحت'' سے متعلق مضمون میں تعویذات وغیرہ سے متعلق نشاندہی صرف اس صورتحال کے پیش نظر کی گئی کہ بدعقیدہ حضرات تعویذ، گنڈوں کے چکر میں پھنس کر جب مرض لاعلاج ہوجاتا ہے تب معالج کے پاس پہنچتے ہیں، ورنہ شروع میں تو باباؤں عاملوں کے چکر میں ہی پھنسے رہتے ہیں، امراض کا علاج ہوتا ہے ادویات وغیرہ سے، پھونکا جھاڑی سے نہیں ہوتا۔

معدے کا زخم Peptic Ulcer **اور پین کلر** Pain Killer درد کو رفع کرنے والی گولیاں، عام طور پر، معالج کے مشورے کے بغیر ہی استعمال کرلی جاتی ہیں، لیکن السر کے مریضوں کے لئے ان کا استعمال مضر ہے، سردرد، بدن میں درد ہو، بخار ہو تو پیرا سیٹا مول گولی Paracetamol Tablet لے سکتے ہیں یہ السر کے مریضوں کے لئے مضر نہیں، خالی پیٹ نہ لیں اور پانی کے بجائے دودھ سے لیں۔

بچھو ڈنک مار دے: تو اس مقام پر پوٹاشیم پرمینگ نیٹ Potassium Permagent تھوڑی سی مقدار میں رکھ دیں اور لیموں کے تازہ رس کے چند قطرے اس پوٹاشیم پر ڈالدیں، فوراً جھاگ اٹھیں گے اور درد میں افاقہ ہوجائے گا۔

(نوٹ) یہ بہترین اور سریع الاثر تدبیر ہے۔

پوٹاشیم، ایلو پیتھک، دوافروشوں کے یہاں ملتی ہے۔

چھوٹے، چھوٹے پیکٹ ملتے ہیں پیکٹ موٹے کاغذ کا ہوتا ہے اس لئے صاف کانچ کی شیشی میں ڈال کر محفوظ کردیں، کیونکہ نمی سے یہ دوا خراب ہوجاتی ہے (یہ دوا دانوں کی شکل میں ہوتی ہے)

چونکہ لیموں ہر وقت دستیاب نہیں ہوسکتا اس لئے لیموں کا ست (ٹارٹرک ایسڈ) تھوڑی سی مقدار میں کسی کریانے کی دکان سے خرید کر، پیس لیں اور اس کو بھی کسی دوسری کانچ کی شیشی میں محفوظ کردیں، لیموں کے رس کے بجائے یہ ڈال کر پانی کے چند قطرے بھی ڈال کردیا کریں۔ یہ بھی رس جیسا کام کرے گا۔

☆☆☆

اہل حدیث ریلیف فنڈ

سیلاب زدگان کے لیے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی

ہمدردانہ اپیل

کیرالہ میں سیلاب کی وجہ سے لاکھوں افراد اپنا گھربار چھوڑ کر عارضی کیمپوں میں پناہ گزیں ہیں اس کے علاوہ دوسرے بعض صوبے بھی سیلاب سے متاثر ہیں۔ جن کی مدد کرنا ہمارا دینی، ملی، وانسانی فریضہ ہے۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اپنی قدیم تاریخی روایت کے مطابق بے گھر اور اجڑے ہوئے افراد کے لیے ریلیف وراحت کا کام کررہی ہے۔

تمام اصحاب خیر اور صاحب ثروت حضرات سے اپیل ہے کہ حسب استطاعت سیلاب زدگان اور انتہائی مصیبت میں پھنسے لوگوں کی اعانت میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور اور عندالناس مشکور ہوں۔ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اپنی تمام ذیلی شاخوں سے بھی اپیل کرتی ہے کہ خصوصی توجہ فرمائیں۔

نوٹ: چیک اور ڈرافٹ مندرجہ ذیل کے نام ہی بنوائیں۔ اور بھیجی ہوئی رقم کی مدات کی وضاحت فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا

Markazi Jamiat Ahle Hadees Hind,

A/c 629201058685, ICICI Bank (Chandni Chowk Branch.RTGS/NEFT IFSC Code-ICICI0006292

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند 4116، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔۶

Ph. 23273407, Fax No. 23246613

اپیل کنندگان

اراکین مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند

رپورٹ: ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی، کنوینر مسابقہ

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے زیر اہتمام

عظیم الشان دوروزہ

اٹھارہواں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا کامیاب انعقاد

مسابقہ میں پورے ہندوستان سے تقریباً ایک ہزار قراء وحفاظ اور طلباء دینی وعصری جامعات ومدارس کی شرکت

اختتامی اجلاس میں دینی، علمی، قومی، ملی وسماجی شخصیات کا خطاب

مسابقہ کے کل چھ زمروں میں اول، دوم، سوم پوزیشن حاصل کرنے والے طلبہ کو مختلف اہم شخصیات کے ہاتھوں گراں قدر نقد انعامات، ہدیوں اور توصیفی اسناد سے نوازا گیا جبکہ تمام شرکاء بھی توصیفی اسناد اور ہدیوں سے نوازے گئے

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند الحمدللہ! دعوت واصلاح، تعلیم وتربیت اور قومی، ملی اور دینی وجماعتی ہمہ جہت خدمات کے حوالے سے قوم وملت اور جماعت کو خیر و سعادت سے ہمکنار کررہی ہے۔ اور منجملہ دیگر خدمات اور سرگرمیوں کے اللہ تعالیٰ کی توفیق اور محسنین کے تعاون سے اہل حدیث کمپلیکس واہل حدیث منزل میں تعمیرات کا عظیم الشان سلسلہ بھی جاری رکھے ہوئی ہے۔ ان ہی سرگرمیوں میں سے اہم سرگرمی سال میں ایک مرتبہ آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کا نہایت تزک و احتشام کے ساتھ انعقاد بھی ہے جس کی ایک اہم کڑی اٹھارہواں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم ہے جس کا باوقار انعقاد مورخہ ۲۸-۲۹/ جولائی ۲۰۱۸ء کو اہل حدیث کمپلیکس، اوکھلا، نئی دہلی میں ہوا جس میں پورے ملک سے بلاتفریق مسلک تقریباً ایک ہزار قراء وحفاظ اور طلبائے دینی وعصری جامعات ومدارس نے شرکت کی۔ باخبر حضرات کے بقول قرآن کریم کے حوالے سے دہلی میں اب تک کا سب سے بڑا پروگرام تھا۔ دعا ہے کہ عقیدہ وعمل اور حصولیابیوں کا یہ سلسلہ پوری ایمانی توانائی کے ساتھ تادیر جاری رہے۔ **اللھم زد فزد**

ذیل میں اس عظیم الشان دوروزہ اٹھارہواں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کی ایک جھلک پیش کی جاتی ہے۔

مسابقے کا اعلان واشتہار: مسابقے کی تاریخ کی تعیین کے معاً بعد اس کا اعلان مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے آرگنز مثلاً پندرہ روزہ جریدہ ترجمان (اردو)، ماہنامہ اصلاح سماج (ہندی) اور ماہنامہ دی سمپل ٹروتھ (انگریزی) کے علاوہ قومی اخبارات میں بذریعہ پریس ریلیز اور فیس بک اور واٹس ایپ وسیع پیمانے پر کیا گیا۔ اور یہ سلسلہ وقت انعقاد سے ایک روز پہلے تک جاری رہا۔

انٹر نیٹ پر رجسٹریشن فارم کی اپلوڈنگ: شرکاء کی آسانی کے لیے مسابقہ کا داخلہ فارم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی ویب سائٹ پر بھی اپلوڈ کردیا گیا تاکہ وہ مقامات جہاں داخلہ فارم دستیاب نہ ہوسکیں وہاں کے شرکاء آسانی سے ویب سائٹ سے ڈاؤن لوڈ کرکے فارم پر کرسکیں۔ اس کے ساتھ داخلہ فارم جریدہ ترجمان کے ہر شمارے میں شائع کیا جاتا رہا۔

مدارس وجامعات کے نام خطوط اور ٹیلی فونک رابطے: مسابقہ کے اعلان کے ساتھ ہی ملک کے اہم مدارس وجامعات کے نام خطوط اور داخلہ فارم ارسال کئے گئے اور ان سے گزارش کی گئی کہ اس اہم مسابقے میں اپنے طلبہ کی شرکت کو یقینی بنائیں۔ اس سلسلہ میں ان مدارس وجامعات کے ذمہ داران سے ٹیلی فونک رابطے بھی کئے گئے۔

صوبائی جمعیات اہلحدیث کے نام خطوط: اسی طرح تمام صوبائی جمعیات اہل حدیث کے نام خطوط اور داخلہ فارم ارسال کئے گئے تاکہ وہاں سے خواہش مند طلبہ بآسانی فارم حاصل کرسکیں۔

حکم حضرات کے نام خطوط: مسابقہ میں حکم کی ذمہ داری

نبھانے کے لیے بلاتفریق مسلک ملک کے اہم مدارس وجامعات کوخطوط لکھے گئے کہ وہ اپنے یہاں سے ایک اچھے مجود قاری استاذ کوارسال فرمائیں اوران سے برابر ٹیلی فونک رابطے بھی رہے۔

رجسٹریشن کا آغاز: مسابقے کا اعلان شائع ہوتے ہی اس کے حوالے سے ملکی سطح پر بڑے جوش وخروش کا مشاہدہ ہوا اورآن لائن اور بذریعہ ڈاک رجسٹریشن کا عمل شروع ہوگیا۔ چونکہ رجسٹریشن کی آخری تاریخ ۲۵/جولائی کی شام تک مقرر کی گئی تھی اس لیے مقررہ تاریخ کے آتے آتے تقریباً ایک ہزار پُر کئے گئے فارم دفتر کوموصول ہوگئے۔

شرکاء مسابقہ و حکم صاحبان کی آمد کا روحانی سلسلہ : اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی میں مورخہ ۲۶/جولائی سے ہی شرکاء مسابقہ وحکم صاحبان کی آمد کا آغاز ہوگیا۔ اور رفتہ رفتہ ۲۸/جولائی ۲۰۱۸ء کی صبح تک پورا اہل حدیث کمپلیکس طالبان علوم نبوت اورقراء وحفاظ کرام سے بھر گیا۔ علم ونور کا فیضان تھا کہ جدھر دیکھو بہتا ہی جارہا تھا۔

حکم صاحبان کے ساتھ نشست: مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی روایت رہی ہے کہ وہ مسابقے کوبحسن وخوبی انجام تک پہنچانے کے لیے مسابقہ کے آغاز سے قبل حکم صاحبان کے ساتھ ایک مختصر نشست منعقد کرتی ہے۔ چنانچہ یہ اہم نشست مورخہ ۲۸/جولائی ۲۰۱۸ء کی صبح ساڑھے آٹھ بجے مکتبہ عامہ سید نذیر حسین محدث دہلوی میں منعقد ہوئی جس میں حکم صاحبان کومسابقے کے اصول وضوابط بتائے گئے اور اہم امور پران سے مشورے بھی کئے گئے۔ یہ نشست مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب کے زیرصدارت منعقد ہوئی۔

افتتاحی اجلاس: مسابقہ کا افتتاحی اجلاس حسب اعلان مورخہ ۲۸/ جولائی ۲۰۱۸ء کونو بجے صبح جامع مسجد، اہلحدیث کمپلیکس اوکھلا میں زیرصدارت فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند منعقد ہوا۔ شرکاء کی کثرت کی وجہ سے مسجد تنگ دامانی کا شکوہ کررہی تھی، شرکاء کی بڑی تعداد مسجد کی صحن و میدان اوراوپری حصہ میں موجود تھی کیونکہ ان کی تعداد تقریباً ایک ہزار تک پہنچتی تھی جس کے بارے میں بجا طور پراہم شخصیات نے فرمایا کہ حفظ وتجوید قرآن کریم کے مسابقہ میں اتنا بڑا مجمع دہلی میں کبھی اکٹھا نہیں ہوا۔ یہ بھی مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اوراس کی فعال قیادت کی اولیات میں سے تھا۔ بہرحال اجلاس کا آغاز حافظ وقاری اشرف الحق صاحب استاذ جامعہ دارالہدی کولکاتہ مغربی بنگال کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ بعدازاں کنوینر مسابقہ وناظم اجلاس ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی نے تمام شرکائے مسابقہ وگارجین حضرات وحکم صاحبان وذمہ داران جمعیت کا استقبال کرتے ہوئے مسابقہ کی اہمیت وضرورت اوراس کے انعقاد کے تسلسل پر روشنی ڈالی اور کہا کہ یہ مسابقہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند کی متنوع دعوتی، اصلاحی، تعلیمی، تربیتی، نشریاتی، تعمیراتی ورفاہی اورقومی وملی خدمات کی ایک اہم کڑی ہے۔

پھر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب نے افتتاحی خطاب فرمایا۔ انہوں نے کہا کہ انتہائی مسرت کا مقام ہے کہ آج ہم جس نسبت سے یہاں جمع ہوئے ہیں وہ نسبت قرآن کی ہے جس نے پوری انسانیت کوایک لڑی میں پرودیا۔ انسان بنایا، نور کی شمع روشن کی۔ قرآن ایک عظیم کتاب ہے۔ اس سے جوبھی منسوب ہوا اس کے درجات ومراتب بلند ہوئے۔ ہمیں نبی ﷺ کے فرمان ’’خیر کم من تعلم القرآن و علمه‘‘ کی مصداقیت پرفخر کرنا چاہئے۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے مفتی شیخ جمیل احمد مدنی صاحب نے مسابقہ سے متعلق اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ ہماری نسبت ایسی کتاب سے ہے کہ عرب کے بڑے بڑے اور نامور فصحاء جنہیں اپنی زبان دانی پرناز تھا قرآن کریم کی فصاحت وبلاغت کے آگے ہیچ ہوگئے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کتاب کو پڑھنے کے ساتھ اس پر عمل کرنے کی بھی توفیق بخشے۔ یہ مسابقہ کوئی نئی چیز نہیں ہے بلکہ ایک عرصہ سے مرکزی جمعیت اس کومنعقد کرتی آرہی ہے اورملکی سطح پراس کے مثبت نتائج برآمد ہورہے ہیں۔ اس سے ہر خاص وعام میں بیداری آئی ہے اوراس سے حفظ قرآن کریم کا شوق وجذبہ پیدا ہوا ہے۔ اس کے لیے مرکزی جمعیت کی قیادت شکریے اور مبارکباد کی مستحق ہے۔ اللہ تعالیٰ ذمہ داران جمعیت اہل حدیث ہند کومزید فعال بنائے۔ آمین

دارالعلوم وقف دیوبند کے نمائندے قاری محمد واصف صاحب نے اپنے تاثراتی کلمات میں فرمایا کہ جب جب ہم نے قرآن سے اپنا رشتہ جوڑا ہے اللہ کی مدد آئی ہے۔ صحابہ کرام کا قرآن کریم سے شغف کسی پرمخفی نہیں۔ آپ خوش قسمت ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کواس کے لیے منتخب فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی آمد کوقبول فرمائے اور ذمہ داران مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کواجر جزیل سے نوازے۔ آمین

پروگرام میں مسابقہ کے تئیں ذمہ داران مرکزی جمعیت کے علاوہ، ذمہ داران صوبائی جمعیات مثلاً مرکزی جمعیت کے نائب نظماء مولانا محمد ریاض سلفی صاحب اور مولانا محمد علی مدنی صاحب، امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش مولانا عبدالقدوس عمری صاحب، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار سلفی صاحب نے بھی اپنے اپنے تاثرات پیش کیے اور طلبہ کی اتنی بڑی تعداد اور حسن انتظام پرجمعیت کی قیادت کا

شکریہ ادا کیا نیز مختصر کلمات میں اس کی افادیت پر روشنی ڈالی۔

سب سے اخیر میں امیر محترم فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ نے صدارتی خطاب فرمایا۔

امیر محترم نے اپنے پُر مغز صدارتی خطاب میں کہا کہ قرآن کریم پوری دنیائے انسانیت کے لئے اللہ کا آخری اور ابدی پیغام ہے، قرآن کی تعلیمات کو اپنا کر ہی انسان دنیا وآخرت میں سرخرو ہوسکتا ہے، اس کی تعلیمات ملک وملت اور انسانیت کے لیے رحمت کی ضمانت ہیں، قرآن کا سب سے بڑا اعجاز یہ ہے کہ اس کی حفاظت کی ذمہ داری اللہ نے خود لے رکھی ہے۔ ہماری طاقت وقوت اور عزت قرآن کریم ہے جس کے لیے ہم جمع ہیں۔

امیر محترم نے شرکاء مسابقہ کو خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ ہی توجہ کا مرکز ہیں۔ صحابۂ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین جو انبیاء کے بعد سب سے زیادہ معزز اور انسانیت کے لیے سب سے زیادہ بامقصد گروہ ہے، وہ قرآن کریم سے شغف کو اپنا مقصد اولین تصور کرتے تھے۔ ہمیں اللہ کا شکر ادا کرنا چاہیے کہ ہم بھی آج اسی قرآن کریم کی نسبت سے جمع ہوئے ہیں اور ہمیں اللہ جل شانہ نے یہ موقع نصیب فرمایا کہ اللہ کے دین کی سربلندی کے لیے سوچیں۔ مدارس کے ذمہ داران ومعاونین کے ہم شکر گذار ہیں جو چٹائیوں پر بیٹھ کر اعلیٰ درجہ ومرتبہ پر فائز ہوتے ہیں۔ لوگ ان کی طرف للچائی نظروں سے دیکھتے ہیں ان کا بہت بلند مقام ہے لیکن افسوس کہ ان میں سے بعض اپنے مقام ومرتبہ سے بے خبر ہیں۔ آپ کو اللہ کی اس نعمت پر شکر ادا کرنا چاہیے کہ اس نے اتنی بڑی نعمت وسعادت کے لیے آپ کو منتخب فرمایا ہے۔ سلف نے علم کی خاطر بہت سی پریشانیاں اٹھائیں ہمیں بھی علم دین کے حصول کے راستے میں آنے والی پریشانیوں سے گھبرانا نہیں چاہیے۔

امیر محترم نے مزید فرمایا کہ سب سے کامیاب طالب علم وہ ہے جو کم نمبر پا کر ہمت نہ ہارے، اللہ کا شکر ادا کرے اور اس کی نظر اپنے اصلی مقصد پر رہے۔ نیز انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی خدمات کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا: جمعیت نے روز اول ہی سے قرآن کا ہر ناحیہ سے اہتمام کیا ہے، اس کا ترجمہ وتفسیر، اشاعت وطباعت وتقسیم کو ہمیشہ اپنا مطمح نظر بنایا۔ جب قرآن سوزی کا حادثہ پیش آیا تو جمعیت نے احتجاج ومظاہروں کے بجائے اس کی نشر واشاعت کی جانب توجہ دی اور خاص طور پر اسے بڑی تعداد میں یونیورسٹیوں کی لائبریریوں، پانچ ستارہ ہوٹلوں، یونیورسٹیوں کی لائبریریوں تک پہنچایا۔ درحقیقت جس نے قرآن کو حقیقی معنوں میں پڑھا، سمجھا، اس کی خدمت کی وہ عظیم انسان اور انسانیت نواز بن گیا، اس سے کوئی غلط کام سرزد نہیں ہوسکتا۔ یہ قرآن ہی ہے جس نے بدترین معاشرہ کو بہترین معاشرہ میں بدل کر رکھ دیا اور اس طرح وہ اعلیٰ مقام پر فائز ہوگئے۔ حامل قرآن بننے سے پہلے ہمیں اپنے آپ کو اس کا اہل بنانے کی ضرورت ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس مسابقہ کو ملک وملت وجماعت کے لیے مفید اور ہمارے لیے توشۂ آخرت بنائے۔ آمین

پروگرام کے اختتام پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم مالیات الحاج وکیل پرویز صاحب نے جملہ مہمانان گرامی، حکم حضرات وشرکاء مسابقہ کا دل کی گہرائیوں سے استقبال کیا اور شرکت کے لیے شکریہ ادا کیا۔

مسابقے کا باضابطہ آغاز: افتتاحی پروگرام کے اختتام کے معاً بعد مسابقے کے مختلف زمروں کے امتحانات شروع ہوگئے۔ زمرہ ششم اور پنجم کا امتحان جامع مسجد میں منعقد ہوا جب کہ مکتبہ سید نذیر حسین محدث دہلوی اور المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ کی بلڈنگ میں دیگر زمروں کے مسابقے ہوئے۔ اور یہ مسابقے پورے آب وتاب اور جوش وجذبہ کے ساتھ مورخہ ۲۹/جولائی ۲۰۱۸ء کی دوپہر تک جاری رہے۔

اختتامی اجلاس: مسابقہ کا اختتامی اجلاس مورخہ ۲۹/اگست ۲۰۱۸ء کو بعد نماز مغرب اہل حدیث کمپلیکس کی خوبصورت ووسیع جامع مسجد میں زیر صدارت فضیلۃ الشیخ اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند بڑے ہی تزک و احتشام کے ساتھ منعقد ہوا جس میں شرکاء مسابقہ، حکم صاحبان، اراکین عاملہ مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند، ذمہ داران مرکزی، صوبائی وضلعی جمعیات اہلحدیث کے علاوہ ملی تنظیموں کے ذمہ داران ونمائندگان اور دہلی ومضافات کے عوام وخواص نے شرکت کی۔ مسجد اور اس کا صحن بلکہ پورا اہل حدیث کمپلیکس علم ونور اور روحانیت کی کرنیں بکھیر رہا تھا۔ اسٹیج پر مرکزی قیادت کے علاوہ ذمہ داران ملی وسماجی تنظیمات اور موقر اراکین عاملہ وذمہ داران صوبائی جمعیات وحکم صاحبان واہم شخصیات جلوہ افروز تھیں۔ اجلاس کا آغاز قاری شمشاد احمد صاحب استاد جامعہ ابوہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج الہ آباد یوپی کی تلاوت کلام پاک سے ہوا۔ پھر ناظم اجلاس مولانا ریاض احمد سلفی صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ناظم عمومی مولانا محمد ہارون سنابلی صاحب کو خیر مقدمی کلمات پیش کرنے کے لیے دعوت دی۔ ناظم عمومی نے اپنے خطاب میں صوبائی جمعیتوں وملی تنظیموں کے ذمہ داران سے اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند یہ مسابقہ علماء اور عوام کے اندر حوصلہ وجذبہ پیدا کرنے کے لئے منعقد کرتی رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہر مسلمان کو قرآن کے مقام ومرتبہ کو جاننا اور پہچاننا چاہیے۔ انہوں نے قرآن کی روشنی میں زندگی سنوارنے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس

دور میں جب کہ لوگوں کے اندر مختلف قسم کی غلط فہمیاں پھیلی ہوئی ہیں اور دشمنان اسلام ماحول کو مزید خراب کرنے کی کوشش کر رہے ہیں ایسے میں قرآن کریم کا تعارف کرانے اور اس کی تعلیمات کو پھیلانے اور ان کو اپنی زندگیوں میں نافذ کرنے کی شدید ضرورت ہے۔

شاہ ولی اللہ انسٹی ٹیوٹ نئی دہلی کے صدر مولانا مفتی عطاء الرحمٰن قاسمی صاحب نے مسابقہ کے انعقاد پر مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند تعلیمی، رفاہی اور نوجوانوں کی ذہن سازی کے لئے قابل قدر خدمات انجام دے رہی ہے۔ دیگر تنظیموں کو بھی مرکزی جمعیت کی طرح کام کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ اس وقت روئے زمین پر قرآن ہی ایک ایسی کتاب ہے جو لفظی اور معنوی اعتبار سے محفوظ ہے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر حضرت مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی صاحب کو مسابقہ و دیگر با مقصد اور دہشت گردی مخالف پروگراموں کے انعقاد پر دل کی گہرائیوں سے مبارکباد پیش کی۔

جماعت اسلامی ہند کے سیکریٹری مولانا محمد رفیق قاسمی صاحب نے تسلسل کے ساتھ مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے انعقاد پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ حفاظ قرآن کی ذمہ داری ہے کہ وہ قرآن نہ جاننے والوں اور نہ پڑھنے والوں کو سکھائیں۔ انہوں نے قرآن کی عملی تفسیر کی ضرورت پر زور دیتے ہوئے کہا کہ قرآن سے وابستہ نہ ہونے کی وجہ سے آج ہماری کوئی وقعت نہیں ہے۔ قرآن سے تعلق استوار کرنے سے اللہ تعالیٰ خوش ہوگا۔

دہلی اقلیتی کمیشن کے چیئرمین ڈاکٹر ظفر الاسلام صاحب نے مسابقہ میں شرکت کو اپنے لئے باعث سعادت قرار دیتے ہوئے کہا کہ قرآن پر عمل کرنے والے دنیا میں ممتاز انسان ہیں۔ انہوں نے دہشت گردی کے خلاف مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے کہا کہ مرکزی جمعیت کے ذمہ داران نے مسلمانوں پر دہشت گردی کے الزامات کو جھوٹا ثابت کرنے کا فریضہ انجام دیا۔ انہوں نے کہا کہ قرآن کے حفظ کے ساتھ ہی ساتھ اس پر عمل کرنا اور کرانا سب سے بڑا مقصد ہے تبھی قرآن کا حق ادا ہوگا۔ اگر ہم اپنے آپ کو اسلاف کی طرح قرآن سے وابستہ کرلیں تو اسلاف کی طرح دنیا وآخرت میں کامیاب ہوں گے۔ انہوں نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو اس عظیم الشان مسابقہ کے مسلسل انعقاد پر مبارکباد پیش کی۔

ہمالیہ ڈرگس کے چیئرمین ڈاکٹر سید فاروق صاحب نے کہا کہ یہ قرآن کا امتیاز ہی ہے کہ جتنا قرآن کے حفظ کا رواج وچلن ہے اتنا دنیا کی کسی بھی کتاب کا نہیں ہے۔ انہوں نے قرآن کے معجزات کا تذکرہ کرتے ہوئے سائنس کی بعض تحقیقات کا حوالہ بھی دیا۔ انہوں نے پروگرام کے سلسلے میں ستائشی کلمات کہے اور مرکزی جمعیت کی قیادت کو اس کے لیے مبارکباد پیش کی۔

انجمن منہاج رسول کے صدر مولانا سید اطہر حسین دہلوی صاحب نے ذمہ داران مرکزی جمعیت خصوصا امیر محترم مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی حفظہ اللہ کو مسابقہ کے کامیاب انعقاد پر مبارکباد پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر عزم وحوصلہ ہو تو اس کا پھل ملتا ہے اور عزم کا نتیجہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے کاموں میں نظر آرہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر قرآن وسنت سے وابستگی رہے گی تو آخرت میں کامیابی ضرور ملے گی اور بھٹکنے کی صورت میں ناکامی ہی ناکامی ہے۔ انہوں نے اس ۱۸ویں آل انڈیا مسابقہ کے انعقاد کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے بچوں کی عمدہ تربیت پر زور دیا۔

دہلی حج کمیٹی کے ایگزیکیٹو جناب اشفاق احمد عارفی صاحب نے مسابقہ کے انعقاد پر اظہار مسرت کیا اور اس طرح کے پروگرام کے انعقاد پر ہر طرح کے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔

آل انڈیا مسلم مجلس مشاورت کے صدر نوید حامد صاحب نے مسابقہ کے انعقاد کی ستائش اور ذمہ داران کو مبارکباد پیش کی اور کہا اللہ کا کلام مٹنے والا نہیں کیونکہ اللہ نے اس کی حفاظت کی ذمہ داری خود لے رکھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگر ہم قرآن کے پیغام کو ہر فرد تک پہنچانے کو اپنا مشن بنالیں تو ہم کبھی گمراہ نہیں ہوسکتے۔

سابق کوآرڈینیٹر قومی کمیشن برائے شیڈول کاسٹ حکومت ہند ڈاکٹر تاج الدین صاحب نے مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے ذمہ داران کو مبارکباد دیتے ہوئے کہا کہ قرآن کی بات کو عام کرنے کی سخت ضرورت ہے کیوں کہ قرآن پوری انسانیت کے لئے ہے۔ انہوں نے کہا کہ جب تک ہم قرآن کی تعلیمات کو عام نہیں کریں گے سکون سے نہیں رہ پائیں گے۔

سرپرست جمعیت مولانا صلاح الدین مقبول صاحب نے مسابقہ کے انعقاد پر اظہار مسرت کرتے ہوئے کہا کہ ہمیں اس قرآن کے ذریعہ ہی نجات ملے گی۔ یہ قرآن کریم کا اعجاز ہی ہے کہ دنیا کے بڑے بڑے اسکالرس بدنیتی سے قرآن کے مطالعہ کے باوجود اس پر ایمان لانے پر مجبور ہوگئے۔

مسابقہ کے جملہ حکم حضرات کی نمائندگی اور ذمہ داران سے اظہار تشکر کرتے ہوئے قاری عبدالصمد مدنی حیدرآبادی نے کہا کہ قوم وملت کی خدمت کے حوالہ سے مرکزی جمعیت ممتاز حیثیت کی حامل ہے کیونکہ مسابقہ کے مثبت اثرات پورے ملک میں نظر آرہے ہیں۔ مسابقہ کا مقصد قرآن کی نشر واشاعت ہے اور مرکزی جمعیت کی ترقی کا راز قرآن کی نشر واشاعت میں ہے۔ ہم نے جو روحانی وقرآنی فضا یہاں اپنی

آنکھوں سے دیکھی اور یہاں کے حسن انتظام واہتمام کومحسوس کیااس کے لیے ہم مرکز کے شکرگزار ہیں۔دعاہے کہ اللہ تعالیٰ جماعت کے قائدین کو بلند حوصلہ دے۔ہم تمام حکم حضرات پورے پروگرام سے خوش ہیں۔

مولانا اقبال احمد محمدی صاحب نے مسابقہ کے انعقاد پراظہار مسرت اورمرکزی جمعیت کے ذمہ داران کومبارکباد پیش کی اور کہا کہ وہ اس مسابقہ کے ذریعہ قرآن کریم کی خدمت کا فریضہ انجام دے رہے ہیں۔اس طرح کے مسابقے ہرضلع اورصوبہ میں منعقد ہونے چاہئیں۔اس سے لوگوں کے اندر یہ احساس پیدا ہوگا کہ عصری تعلیم نہیں بلکہ قرآن کی تعلیم دنیاوآخرت میں بھلائی کا ذریعہ ہے۔

مشہورومعروف محقق ڈاکٹرعزیرشمس صاحب نے اپنے تاثراتی کلمات میں کہا کہ قرآن انسان کومنزل مقصود تک پہنچاتا ہے۔یہ قرآن کی عظمت ہی ہے کہ اس کو جوبھی پڑھتا ہے وہ اصل منزل تک پہنچ جاتا ہے۔انہوں نے کہا کہ اب قرآن کو سمجھنے کے لئے کوئی عذرباقی نہیں رہ گیا ہے اس کے لئے قرآن کواپنی زندگی کا مشن بنالیں۔

جامعۃ الملک سعود کے سابق پروفیسر،مؤسس ورئیس جامعہ ابوہریرہ الاسلامیہ گوپال گنج ،الہ آباداورسرپرست جمعیت ڈاکٹرعبدالرحمٰن فریوائی نے کتاب وسنت کے تحفظ کے سلسلے میں مرکزی جمعیت کی خدمات کی ستائش کرتے ہوئے کہا کہ ہمارے تمام مسائل کا حل قرآن کوسلف کے عقیدہ ومنہج کے مطابق سمجھنےاوراس کے مطابق عمل پیراہونے میں مضمر ہے۔

علاوہ ازیں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے نائب امیرحافظ محمدعبدالقیوم صاحب،حافظ یوسف چھمہ صاحب نائب ناظم مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند،مفتی جمعیت شیخ جمیل احمد مدنی صاحب،رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہندڈاکٹر عبدالعزیز مدنی صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے امیر مولانا عبدالستار سلفی صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث تمل ناڈو کے ناظم اعلیٰ مولانا عبدالعلیم عمری صاحب،جھارکھنڈ کے ناظم اعلیٰ مولانا عقیل اختر صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث تلنگانہ کے امیر مولانا عبدالرحیم مکی صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث آندھراپردیش کے ناظم عبدالغنی عمری صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث بہار کے امیر اورمرکزی جمعیت کے نائب ناظم مولانا محمدعلی مدنی صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث مدھیہ پردیش کے امیر مولانا عبدالقدوس عمری صاحب، جلال الدین فیضی صاحب ممبئی، دارالعلوم دیوبندوقف کے استاذ قاری محمد واصف صاحب،جامعہ اسلامیہ سنابل کے پرنسپل مولانا نثاراحمد مدنی صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث اڈیشہ کے امیر مولانا طہ خالدسعید صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے امیر ڈاکٹرعیسیٰ خان جامعی صاحب،صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹک وگوا کے ناظم جناب اسلم خان صاحب، رکن شوری مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند مولانا کلیم اللہ سلفی صاحب وغیرہم نے اپنے تاثراتی کلمات پیش کئے اور۱۸ویں آل انڈیا مسابقہ حفظ وتجوید وتفسیر قرآن کریم کے کامیاب انعقاد پرذمہ داران کومبارکباد دی اورنیک خواہشات کا اظہار کیا۔نیز ہرقسم کے تعاون کا یقین دلایا۔

بعدازاں امیرمحترم نے نہایت بلیغ صدارتی خطاب فرمایا۔انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ اگرہم قرآن کی تعلیمات کوصحیح معنوں میں اپنالیں توانسانیت کی کایا پلٹ سکتی ہےاور پوری انسانیت اس کی برکتوں سے مستفید ہوسکتی ہے۔قرآن کریم کی تلاوت کرلینایااس کوحفظ کرلینا سعادت کی بات ہے مگر یہ کافی نہیں ہے بلکہ اس کواپنی رگ وپے میں بسانے اوراس کی تعلیمات کے مطابق زندگی گزارنے ہی سے اس کا حق ادا ہوسکتا ہے۔اس کی انسانیت نواز تعلیمات اورامن وشانتی کے پیغام کو پوری انسانیت کے سامنے اللہ کے لیے پیش کرنے کی ضرورت ہے۔کیونکہ اس کا پیغام اورتعلیمات کسی خاص قوم ونسل یا خطہ ارضی کے باشندوں کے ساتھ مخصوص نہیں ہیں بلکہ پوری انسانیت کے لیے عام ہیں۔مسلم قوم اگرقرآن کریم کی تعلیمات کی نشرواشاعت کا فرض منصبی کماحقہ ادا کردےاوراس کی عملی تفسیرلوگوں کے سامنے پیش کردے تواس خطۂ ارضی پررہنے والے ہرفرد بشرہی نہیں بلکہ ہرذی روح کی مشکلات دوراورکائنات کوامن وسکون حاصل ہوسکتا ہے۔

امیرمحترم نے اپنے صدارتی خطاب میں شرکائے مسابقہ کوخطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ آپ لوگوں نے اپنے سینوں میں قرآن کریم کی دولت کومحفوظ کیا ہےاس کے لیے آپ مبارکباد کے مستحق ہیں۔آپ حضرات اپنے مقام ومرتبے کو پہچانیں اوراللہ جل شانہ کے انسانیت کے نام پیغام ودستور یعنی قرآن کریم سے وابستگی پرفخرمحسوس کریں۔ہم جملہ ذمہ داران جمعیت آپ تمام شرکاءمسابقہ وحکم حضرات کا تہہ دل سے اس میں شرکت کے لیےشکریہ ادا کرتے ہیں اور بارگاہ رب دوعالم میں دست بدعاہیں کہ وہ ہم سب کوقرآن کریم کی تعلیمات پرعمل کرنے والا اورکماحقہ اس کی خدمت انجام دینے والا بنادے۔آمین

امیرمحترم کے صدارتی خطاب کے بعدمسابقہ میں امتیازی پوزیشن حاصل کرنے والے سبھی چھ زمروں کے جملہ شرکاءکوتشجیعی نقدانعام،بیش قیمت کتابوں کا تحفہ اورتوصیفی اسناد سےنوازا گیا۔

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے خازن الحاج وکیل پرویز صاحب نے آخر میں جملہ شرکاء مسابقہ،حکم حضرات، طلبہ، مقررین، مہمانان گرامی کاشکریہ ادا کیا اوررات گیارہ بجے اس نورانی محفل کا اختتام عمل میں آیا۔

اس اختتامی پروگرام میں شرکت کرنے والی دیگراہم شخصیات میں مولانا عزیزاحمد مدنی صاحب، حافظ شکیل احمد میرٹھی صاحب، صوبائی جمعیت اہل حدیث ہریانہ کے ناظم مولانا عبدالرحمٰن سلفی صاحب، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے ناظم مولانا عرفان شاکر صاحب اور رکن شوریٰ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند حاجی قمرالدین صاحب قابل ذکر ہیں۔

پوزیشن حاصل کرنے والے طلباء:

زمرہ اول: حفظ قرآن کریم (مکمل)

۱-شھین بن حمزہ، صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی (اول)

۲-فہیم احمد شبیر احمد، مدرسہ اسلامیہ اشرف العلوم قصبہ دھوج، فرید آباد، ہریانہ (دوم)

۳-عبدالخالق محمد معروف، جامعہ عربیہ دارالفلاح قصبہ بڈھانہ، مظفرنگر، یوپی (سوم)

زمرہ دوم: حفظ قرآن کریم (بیس پارے)

۱-اے محمد صفوان الطاف الرحمٰن، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم نعمانیہ، نندی کٹور، کرنول، آندھراپردیش (اول)

۲-عبدالمنان محمد آصف، جامعہ عربیہ ناصرالعلوم، ٹوڈہ، بڈھانہ، مظفرنگر، یوپی (دوم)

۳-محمد زکریا محمد اشفاق، جامعہ عربیہ دارالفلاح، بڈھانہ، مظفرنگر، یوپی (سوم)

زمرہ سوم: حفظ قرآن کریم (دس پارے)

۱-صادق الاسلام نوفل حق، مدرسہ احمدیہ سلفیہ ملکی محلّہ آرہ، بھوجپور، بہار (اول)

۲-یوسف جمیل مشتاق احمد، جامعہ دارالہدیٰ الاسلامیہ، کولکاتہ (دوم)

۳-تاج احمد جمشید احمد، جامعہ اسلامیہ سنابل، نئی دہلی (سوم)

زمرہ چہارم: حفظ قرآن کریم (پانچ پارے)

۱-محمد دانش محمد منظر عالم، مدرسہ احمدیہ سلفیہ ملکی محلّہ آرہ، بھوجپور، بہار (اول)

۲-محمد بن سالم، مرکز الامام ابن جریر للقرآن الکریم منجھلی، پورنیہ، بہار (دوم)

۳-محمد شعیب عبدالعلیم، مدرسہ عربیہ سلفیہ ہدایت العلوم، مکرانہ، راجستھان (سوم)

زمرہ پنجم: ناظرہ قرآن کریم (مکمل)

۱-سفیان بن فاروق، مدرسہ اسلامیہ اشرف العلوم، دھوج، فرید آباد، ہریانہ، میوات (اول)

۲-محمد وسیم محمد مستقیم، جامعہ ناصرالعلوم، ٹوڈہ، مظفرنگر، یوپی (دوم)

۳-محمد شکیل حفظ الرحمٰن، جامعہ دارالفلاح، بڈھانہ، مظفرنگر، یوپی (سوم)

زمرہ ششم: ترجمہ و تفسیر قرآن کریم (منتخب سورتیں)

۱-عبدالصبور جمیل احمد، جامعہ اسلامیہ سنابل، نئی دہلی (اول)

۲-محمد انظر یوسف ہارون، جامعہ اسلامیہ سنابل، نئی دہلی (دوم)

۳-محمد بلال محمد جمیل، جامعہ اسلامیہ سنابل، نئی دہلی (سوم)

نامزد کرنے والے مدارس جامعات اورتنظیموں کی فہرست:

المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ، نئی دہلی، جامعۃ التوحید، امین باغ، کھاڑی پار، بھیونڈی، تھانے، مہاراشٹر، مدرسہ اسلامیہ دارالعلوم نعمانیہ، نندی کٹور، ضلع کرنول، آندھراپردیش، معہد عثمان بن عفان لتحفیظ القرآن وتجوید القرآن الکریم، جوگا بائی، دہلی، معہد علی بن ابی طالب لتحفیظ القرآن الکریم، جیت پور، نئی دہلی، مدرسہ اسلامیہ اشرف العلوم، قصبہ دھوج، فرید آباد، ہریانہ، مدرسہ عربیہ سلفیہ، ہدایت العلوم، چمن پورہ، مکرانہ، راجستھان، جامعۃ الازہر الہندیۃ، جیت پور، نئی دہلی، جامعہ ناصر العلوم ٹوڈہ، مظفرنگر، یوپی، جامعہ عربیہ دار الفلاح، بڈھانہ مظفرنگر، یوپی، جامعہ اسلامیہ سنابل، نئی دہلی، اسٹوڈنٹس اسلامک آرگنائزیشن آف انڈیا، مدرسہ اسلامیہ، راگھونگر، بھوارہ، مدھوبنی، بہار، جامعہ اسلامیہ دریاباد، دودھارا، سنت کبیر نگر، یوپی، مدرسہ چشمۂ حیات رہٹی، ترلوچن، بڑاگاؤں، جونپور، جامعہ سراج العلوم السّلفیہ جھنڈا نگر، نیپال، المعہد الاسلامی السّلفی، رچھا بریلی، یوپی، مدرسہ عربیہ خادم الاسلام، ٹانڈہ بادلی، رامپور، یوپی، جامعۃ الامام البخاری کشن گنج، بہار، جامعہ ابی ہریرہ الاسلامیہ لال گوپال گنج، الہ آباد، یوپی، مدرسہ عثمان لتحفیظ القرآن، کشن گنج، بہار، مدرسہ صوت القرآن، محمدیہ پنگواں، میوات، ہریانہ، صوبائی جمعیت اہلحدیث دہلی، پیس اکیڈمی اسکول، ایشین اپارٹ منٹ، چنئی، مدرسہ احمدیہ سلفیہ ملکی محلّہ، آرہ، ضلع بھوجپور، بہار، مدرسہ عربیہ زبیدیہ نواب گنج، دہلی، مرکز الامام ابن جریر للقرآن الکریم منجھلی، پورنیہ، بہار، دارالعلوم محمدیہ سلفیہ، شجاعت گنج، کانپور، یوپی، جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی، الجامعہ المحمدیہ کربٹیا، دربھنگہ، بہار، جامعہ رحمانیہ کاندیولی ممبئی، معہد القرآن الکریم تابع نوائے اسلام، دہلی، جامعہ رشیدیہ سلفیہ، مہرنگر، ارریا، بہار، جامعہ ریاض العلوم، جامع مسجد، دہلی -٦، جامعہ ابوبکر صدیق الاسلامیہ، مغربی چمپارن، بہار، مدرسہ اسلامیہ راگھونگر، بھوارہ، بہار، صفا شریعت کالج، ڈومریا گنج، یوپی، جامعہ الہدیٰ الاسلامیہ کولکاتہ، جمعیۃ الشبان المسلمین، اناج نگر، بجرڈیہہ، بنارس، مدرسہ فیض العلوم سیونی، ایم پی، جامعہ عمر فاروق، اندور، ایم پی، معہد التوحید والسنہ، حیا گھاٹ، دربھنگہ، بہار، کلیہ صالحہ للبنات وادی عبدالعزیز، حیا گھاٹ، بلاسپور، دربھنگہ، بہار، مدرسہ رحمانیہ، نڈیاڈ، گجرات، مدرسہ دارالعلوم امدادیہ، شاہین باغ، نئی دہلی، الفلاح یونیورسٹی، فرید آباد، انجمن پولی ٹیکنک، ناگپور

☆☆☆

مرکزی جمعیت کی پریس ریلیز

(۱)

المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ نئی دہلی میں جشن آزادی کی پروقار تقریب کا انعقاد

آزادی ہرقوم کا حق ہے اور تعمیر وترقی وطن سب کا فریضہ

اصغر علی امام مہدی سلفی

دہلی: ۱۶/اگست ۲۰۱۸ء

اللہ تعالیٰ نے یہ وسیع وعریض زمین بنائی ہے اور اس کی منشاء ومرضی ہے کہ زمین امن وشانتی اور پیار ومحبت کا گہوارہ بنی رہے اور جب اس پر ظلم وزیادتی، شر وفساد اور بدامنی پھیل جائے جو کہ عین غلامی ہے تو اس کا حکم ہے کہ اس غلامی سے آزادی کے لیے جدوجہد کی جائے۔ ہمارے اسلاف خصوصا جماعت اہلحدیث کے علماء وعوام، مدارس ومساجد، اساتذہ وطلبہ، ائمہ ومتولیان اور تاجروں نے یک جٹ ہوکر بیگانِ گان بعید الوطن اور تاجران متاع فروش کو دیش نکالا دینے کے لیے اسی ایمانی وقومی جذبہ سے جدوجہد صرف کی تھی اور ان کی بے پناہ جانی ومالی قربانیوں کی بدولت ۱۵/اگست ۱۹۴۷ء کو یہ دیش آزاد ہوا تھا۔ ان حقائق کا اظہار مولانا اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند نے کیا۔ امیر محترم کل یوم آزادی کے موقع پر اہل حدیث کمپلیکس اوکھلا، نئی دہلی میں پرچم کشائی کے بعد حاضرین سے خطاب کررہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ یوم آزادی ہندوستان کے ہر چھوٹے بڑے اور ہر مرد وعورت کے لیے بے انتہا خوشی ومسرت کا پیغام ہے یہی وجہ ہے کہ آج پورا ملک جشن آزادی میں مگن ہے۔ میں اس مبارک موقع پر المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ کے طلبہ واساتذہ، مرکزی، صوبائی، ضلعی اور مقامی جمعیات اہل حدیث کے ذمہ داران وارا کین اور ملک میں پھیلے ہوئے مدارس وجامعات کے ذمہ داران، اساتذہ وطلبہ اور تمام دیش واسیوں کو یوم آزادی کی دلی مبارکباد پیش کرتا ہوں۔ جنہوں نے یہاں اور دیش بھر میں یوم آزادی کی عظیم الشان تقریبات منعقد کی ہیں۔ قومی ترنگا لہرایا ہے، جوش وولولہ اور نغمگی وحلاوت کے ساتھ قومی ترانہ گایا ہے اور اس عزم کو دہرایا ہے کہ جس طرح یہ مہان دیش اپنی قومی یکجہتی، آپسی میل ملاپ، فرقہ وارانہ ہم آہنگی، امن وشانتی، ترقی وخوش حالی، انسانیت نوازی اور رنگارنگ قدیم تہذیبی روایات کی وجہ سے سارے جہاں سے ممتاز اور اچھا ہے اسی طرح آئندہ بھی ان حوالوں سے اسے پوری قوت وتوانائی کے ساتھ قائم ودوائم رکھیں گے۔

امیر محترم نے اپنے خطاب میں کہا کہ یہ آزادی جس طرح ہزاروں جانوں اور بے انتہا مالوں کی قربانی سے حاصل ہوتی ہے اسی طرح یہ ہر شہری کے اپنے جذبات کو دبا لینے اور اپنے من کو مار لینے اور ملک کے لیے قربانی دینے کے جذبے سے برقرار رہتی ہے۔ کچھ نادانوں نے اپنی سیاسی اور ذاتی بنیادوں پر اس آزاد بھارت کو لوٹنے اور اس میں نفرت کے بیج بونے کا کام کیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمارا دیش آزادی کے باوجود مختلف طرح کی ذہنی وفکری غلامی کے شکنجوں میں جکڑتا چلا جارہا ہے۔ ایسے میں وہ لوگ جن کے اسلاف نے آزادی گراں قدر جانی ومالی قربانیاں پیش کرکے حاصل کی تھی ان کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس آزادی کی حفاظت کے لیے سوسو جان سے فدا ہونے کا جذبہ فراواں رکھیں اور ملک وملت کی تعمیر وترقی کے لیے ہمہ وقت تیار رہیں۔ اسی جذبہ کے تحت مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے اپیل کی تھی کہ حسب سابق بلکہ پہلے سے بھی بہتر انداز میں شکر گزاری اور ہر طرح کی قربانی پیش کرنے کے جذبے سے سرشار ہوکر جشن آزادی منائیں، تاکہ لوگوں کو آزادی کی اہمیت سمجھ میں آئے، ان کے اندر آزادی کی حفاظت اور خدمتِ ملک وملت کا جذبہ پیدا ہو اور دنیا جان لے کہ اس مہان دیش کے واسی اپنے وطن عزیز کی حفاظت کے لیے کس قدر کمربستہ اور اس کی تعمیر وترقی کے لیے کس درجہ تیار ومستعد اور کوشاں ہیں۔

واضح رہے کہ کل یہاں اہلحدیث کمپلیکس اوکھلا نئی دہلی میں مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند، صوبائی جمعیت اہلحدیث دہلی اور المعہد العالی للتخصص فی الدراسات الاسلامیہ، ابوالفضل انکلیو، جامعہ نگر، نئی دہلی کی طرف سے پروقار تقریب یوم آزادی منعقد کی گئی جس میں المعہد العالی کے اساتذہ وطلبہ کے علاوہ مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند اور صوبائی جمعیت اہل حدیث دہلی کے ذمہ داران شریک ہوئے جن میں مولانا عرفان شاکر ناظم صوبائی جمعیت اہلحدیث دہلی، الحاج قمر الدین صاحب نائب امیر صوبائی جمعیت اہل حدیث، ڈاکٹر محمد شیث ادریس تیمی میڈیا کوآرڈینٹر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند اور انجینئر قمر الزماں قابل ذکر ہیں۔ اسی طرح پورے ملک میں تمام صوبائی، ضلعی ومقامی جمعیات اہل حدیث اور دینی وتعلیمی اداروں میں سالہائے

گذشتہ کی طرح امسال بھی نہایت جوش وخروش اورتزک واحتشام کے ساتھ جشن آزادی منایا گیا۔

(۲)

مسجد نبوی کے عظیم واعظ و مدرس علامہ ابوبکر جابر الجزائری کے سانحۂ ارتحال پر مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی کا تعزیتی پیغام

دہلی،۱۷/اگست ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری اخباری بیان کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے مسجد نبوی کے عظیم واعظ ومدرس اورمعروف عالم دین علامہ ابوبکر جابرالجزائری کے سانحۂ ارتحال پر اپنے شدید رنج وغم کا اظہار کیا ہے اوران کی موت کوامت مسلمہ اور علمی ودعوتی دنیا کا عظیم خسارہ قرار دیا ہے جن کا گذشتہ پندرہ اگست کومدینہ منورہ میں ۹۷ سال کی عمر میں انتقال ہوگیا۔اناللہ وانا الیہ راجعون

پریس ریلیز کے مطابق علامہ کی پیدائش الجزائر کے شہر طولقہ سے قریب لیوہ نامی بستی میں ۱۹۲۱ء میں ہوئی۔ابتدائی تعلیم اپنی بستی میں حاصل کی۔وہیں قرآن کریم حفظ کیااس کے بعد شہر بسکرہ منتقل ہوگئے اوروہاں کے علماء ومشائخ سے جملہ علوم عقلیہ ونقلیہ کی تعلیم حاصل کی۔بعدازاں اپنے خاندان کے ہمراہ مدینہ منورہ منتقل ہوگئے۔مسجد نبوی میں رہ کر علماء مشائخ کے حلقات درس سے استفادہ کیااور محکمہ قضاء مکہ مکرمہ سے باضابطہ مسجد نبوی میں درس کی اجازت ملی۔مسجد نبوی میں آپ کا اپنا حلقۂ درس تفسیر قرآن کریم وحدیث شریف قائم ہوااورتقریبا پچاس سال تک یہ فریضہ انجام دیتے رہے۔ وزارۃ المعارف کے تحت چلنے والے بعض مدارس میں بھی مدرس رہے۔جب ۱۹۶۲ء میں جامعہ اسلامیہ مدینہ منورہ کا قیام عمل میں آیا تو آپ کواس کے اولین مدرسین میں شمار ہونے کا شرف حاصل ہوااور ۲۶ سال تک تدریس کے فرائض انجام دیتے رہے۔ان کی ایک درجن سے زائد بہت ہی اہم تصنیفات بھی ہیں جن میں منہاج المسلم (اسلامی طرز زندگی) عرب وعجم میں بہت مشہور ومقبول ہوئی۔ایک وقت ایسا بھی گذرا ہے جب مسجد نبوی میں وعظ کی مجلس ،آپ ہی کی ہوا کرتی تھی جس میں بڑی تعداد میں عربی داں عوام وطلبہ بھی شریک ہوتے اورآپ کے اسلوب بیان ،شیریں نوائی اورناصحانہ طرز خطاب سے خواص کے علاوہ عوام بھی مستفید ہوتے تھے۔اس دور قحط الرجال میں ایسی عظیم شخصیت کا دنیا سے رخصت ہوجانا امت مسلمہ کے لئے کسی بڑے سانحہ سے کم نہیں نیز ان کے انتقال سے ایسا علمی خلاء واقع ہوگیا ہے جس کا پُر ہونا بظاہر مشکل نظر آتا ہے۔

پریس ریلیز میں امیر محترم نے موصوف کے پسماندگان سے قلبی تعزیت کی ہے اور دعا کی ہے کہ اللہ تعالیٰ ان کی لغزشوں سے درگذر فرمائے،حسنات کوشرف قبولیت بخشے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا کرے نیزامت کوان کا نعم البدل عطا فرمائے۔آمین

(۳)

کیرالہ میں سیلاب سے بھاری جانی ومالی نقصان پر اظہار رنج وغم

دہلی ۱۷/اگست ۲۰۱۸ء

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند سے جاری اخباری بیان کے مطابق مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر مولانا اصغرعلی امام مہدی سلفی نے صوبہ کیرالہ کے اندر غیرمعمولی بارش کی وجہ سے سیلاب کی ابترصورت حال اوراس کے نتیجہ میں ہونے والے بھاری جانی ومالی نقصانات پرشدید رنج وغم کا اظہار کیا ہے۔

امیر محترم نے سیلاب کے متاثرین سے اظہار ہمدردی کرتے ہوئے کہا ہے کہ ان مشکل حالات میں وہ صبر وتحمل کا مظاہرہ کریں اورآپسی بھائی چارہ اور باہمی تعاون کا خاص خیال رکھیں۔علاوہ ازیں تمام ہمدردان قوم وملت سے بلاتفریق مذہب اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بھائیوں کی مصیبت کی اس گھڑی میں خاطرخواہ امداد کریں۔ ساتھ ہی صوبائی ومرکزی حکومتوں سے مطالبہ کیا ہے کہ متاثرین کی راحت رسانی، بازآبادکاری نیز نقصانات کے معاوضہ کے سلسلہ میں مناسب اقدامات کریں،اس میں کسی قسم کی تساہلی نہ برتی جائے اورانتظامیہ کو پوری طرح چوکس کردیا جائے۔

مرکزی جمعیت نے اس مصیبت کی گھڑی میں متاثرین کے لیے دعا اوراپنی تمام صوبائی شاخوں کے ذمہ داروں سے ان کی امداد کے لئے اپنے اپنے صوبوں سے بھرپور تعاون کی اپیل کی ہے۔امیر محترم نے مزید کہا کہ اتنے بڑے پیمانے پر جان ومال کی تباہی وبربادی،قدرتی نظام کا حصہ ہےاوراس طرح کی آفات ارضی و سماوی، زمین پر بسنے والے ہم انسانوں کے گناہوں کے عام ہونے کی وجہ سے ہی آتی ہیں اوراللہ تعالیٰ سنبھلنے کے لئے کبھی کبھی اپنی نشانیاں دکھاتا ہے اوراپنے بعض بندوں کوآزماتا ہے لہٰذا بندوں کوصبر واحتساب سے کام لینا چاہئے اورتمام برادران ملک وملت کے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعا کرنی چاہئے اورتعاون میں بھرپور حصہ لینا چاہئے۔

☆☆☆

جماعتی خبریں

فضیلة الشیخ محمد بن رمزان الهاجری حفظه الله کا ورود مسعود

مرکزی جمعیت اہل حدیث ہند کے امیر محترم شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی کی دعوت پر وزیر شؤون اسلامیہ معالی الشیخ ڈاکٹر عبداللطیف آل الشیخ کی منظوری کے بعد شیخ محترم محمد بن رمزان الھاجری حفظہ اللہ نے بلاد ہند کا سفر کیا، اور ۱۱؍جولائی ۲۰۱۸ء بروز بدھ کی صبح آپ کا بنگلور انٹرنیشنل ائرپورٹ پر جبیل میں مقیم آپ کے شاگرد سید لیاقت، عفان اور راقم نے ممبئی سے وقت پر پہنچ کر استقبال کیا، پھر صوبائی جمعیت اہل حدیث کرناٹکا وگوا کے زیر اہتمام جامع مسجد اہل حدیث چار مینار بنگلور میں چار روزہ شرعی کورس کا آغاز ہوا جس کا افتتاحی پروگرام اسی روز بعد مغرب مسجد اہل حدیث چار بنگلور میں منعقد ہوا۔ جس میں شیخ محترم نے (کل امتی یدخلون الجنة الا من ابی) کے موضوع پر خطاب کیا، اس کے بعد آپ نے ۱۲-۱۳-۱۴؍جولائی کو فجر، عصر، مغرب اور عشاء کے بعد مندرجہ ذیل کتابوں کی شرح کی۔

فجر بعد: عقیدۃ السلف اصحاب الحدیث للصابونی، فجر بعد سے صبح ساڑھے سات بجے تک۔

عصر بعد: اصول السنۃ کی شرح، مغرب سے آدھا گھنٹہ قبل تک۔

مغرب بعد: شرح کتاب التوحید (متفرق ابواب) عشاء تک۔

عشاء بعد: شرح اربعین النوویۃ، ایک گھنٹہ تک۔ اللہ کی توفیق سے اس چار روزہ شرعی دورہ میں ملک کی سات ریاستوں سے دوسو سے زائد طلبہ، علماء وائمہ مساجد نے شرکت کی۔ کرناٹک، گوا، تمل ناڈ (مدراس)، کیرلا، آندھرا پردیش، کلکتہ، ممبئی دورہ کے اختتامی پروگرام میں دہلی سے شیخ اصغر علی امام مہدی سلفی امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند نے شرکت فرما کر مملکت بلاد التوحید حرسہا اللہ اور وزیر موصوف معالی الشیخ دکتور عبداللطیف آل الشیخ اور شیخ محترم کا خصوصی شکریہ ادا کیا۔

اس کے بعد ۱۵-۱۶-۱۷؍جولائی ۲۰۱۸ء اتوار، پیر، منگل کو مسجد ابوبکر صدیق میسور میں سہ روزہ شرعی کورس منعقد ہوا، جس کے افتتاحی پروگرام میں ڈاکٹر عبدالرحمٰن الفریوائی (سابق استاد حدیث جامعۃ الامام محمد بن سعود الاسلامیہ) نے شرکت فرما کر علم کی اہمیت پر مختصر خطاب فرمایا۔ تاریخی شہر میسور میں فجر بعد، **القواعد الاربع لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب**، عصر بعد، **الاصول الثلاثة لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب**۔ مغرب بعد، **فضل الاسلام للشیخ ابن باز** کی شرح پیش کی گئی، مقامی جمعیت اہلحدیث کے امیر شاہ ولی اللہ مدنی نے استقبال کیا، سارے پروگراموں میں حاضر رہ کر طلبہ وعلماء وجملہ شرکاء کی حوصلہ افزائی کرتے رہے۔

۱۸؍جولائی شام ۵ بجے شیخ محترم بنگلور سے ہندوستان کے ایک علمی شہر اعظم گڑھ کے لیے روانہ ہوئے۔ ۱۹؍جولائی جمعرات صبح زیر تعمیر جامعہ قرطبہ اسلامیہ کی زیارت فرمائی، انجینئر اور مقاول سے مل کر انہیں ہدایات دی، پھر علمی اکیڈمی دار المصنفین کی زیارت فرمائی جہاں **موسس الدوله السعودیه ملک عبدالعزیز آل سعود رحمه الله** کا ایک خط پا کر مسرتوں کا اظہار کیا، اسی روز مغرب بعد اعظم گڑھ شہر میں علماء وفضلاء کی ایک جماعت سے ملاقات کر کے انہیں عشائیہ پر مدعو کیا، اور شیخ عبدالرحمٰن بن شیخ عبید اللہ رحمانی (صاحب مرعاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح) مبارکپوری سے سند اجازہ حاصل کی، مئو سے استاذ الاساتذہ شیخ محفوظ الرحمٰن فیضی، شیخ شفیق احمد ندوی، شیخ نور العین سلفی، شیخ اقبال محمدی، الہ آباد سے ڈاکٹر عبدالرحمٰن فریوائی، ڈاکٹر محمود مرزا، مبارکپور سے ڈاکٹر عبدالعزیز مبارکپوری، شیخ مظہر الحق مدنی، شیخ ظفر عدیل سلفی اور متعدد اہل علم نے شرکت فرمائی، اعظم گڑھ شہر میں پہلی اہل حدیث مسجد کے قیام اور امیر مرکزی جمعیت اہلحدیث ہند شیخ اصغر علی امام

مکتبہ ترجمان کی تازہ پیشکش

نکاح نامہ رجسٹر

- ☆ کتاب وسنت کی روشنی میں تیار شدہ
- ☆ مارکیٹ میں دستیاب تمام نکاح ناموں سے منفرد۔
- ☆ نکاح سے متعلق بنیادی احکام ومسائل سے آراستہ
- ☆ نہایت دیدہ زیب اور آرٹ پیپر پر طباعت
- ☆ ہر مسجد ومدرسہ کی بڑی ضرورت۔

اوراق: 150 قیمت: Rs.200/-Net

مہدی سلفی حفظہ اللہ کی تشریف آوری پر راقم نے آپ کا اور دیگر مشائخ کا استقبال کرتے ہوئے آپ کو خطاب کی دعوت دی، آپ نے الدین النصیحۃ کے موضوع پر جامع خطاب فرمانے کے بعد شیخ محترم محمد بن رمزان الهاجری کا ملک بھر کے اہل حدیثوں کی طرف سے اس علمی سرزمین پر پرتپاک استقبال کیا، اور اس کے بعد شیخ محترم کو خطاب کی دعوت دی، شیخ محترم نے علم کی اہمیت پر جامع مختصر خطاب فرماتے ہوئے جامعہ قرطبہ الاسلامیہ کے قیام کو خوش آئند قرار دیا، اور فرمایا کہ اس جامعہ کے قیام کے بعد آپ لوگ اس سے بھرپور فائدہ اٹھائیں، ۱۳/جولائی ۲۰۱۸ء جمعہ کی صبح شیخ محترم جامعہ سلفیہ بنارس کی زیارت کے لیے روانہ ہوگئے، ناظم جامعہ شیخ عبداللہ سعود، شیخ الجامعہ شیخ یونس مدنی، جماعت کے جید مورخ شیخ محمد مستقیم سلفی اور جملہ اساتذہ وطلباء سے ملاقات کی، اور عشاء بعد جامعہ کے آڈیٹوریم میں طلبہ سے (منہج اہل حدیث اور الدعوۃ السّلفیہ) کے موضوع پر خطاب فرمایا، جامعہ کے تمام شعبوں کی تفصیلی زیارت فرما کر اپنی مسرتوں کا اظہار کیا، اس کے بعد صبح ممبئی کے لیے روانہ ہوگئے، ۱۵/جولائی ۲۰۱۸ء صوبائی جمعیت اہل حدیث ممبئی کے زیر اہتمام منعقد ایک علمی دورہ میں آپ نے مغرب بعد مسجد خالد ٹمکر اسٹریٹ میں کتاب ''فضل الاسلام شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہاب'' کی شرح پیش فرما کر مستفید فرمایا، جس میں شیخ عبدالسلام سلفی نے اعیان جماعت کے ساتھ آپ کا استقبال کیا۔

شیخ محترم کے اس پورے سفر میں تمام دروس وخطبات وزیارات میں فوری ترجمانی کے فرائض کی سعادت آپ ہی کے ایک شاگرد راقم الحروف انصار زبیر کو حاصل ہوئی۔ (انصار بن زبیر اعظمی المحمدی)

ضرورت امام وخطیب

جامع مسجد اہل حدیث مالیر کوٹلہ پنجاب کے لیے ایک مستند متدین متقی وپرہیزگار سلفی امام وخطیب کی ضرورت ہے۔ قیام وطعام کے علاوہ مشاہرہ 9000/- روپئے دیا جائے گا۔ مزید معلومات کے لیے مندرجہ ذیل نمبرات پر رابطہ قائم کریں۔ 9417442279، 9417502002

(المعلن: منصور عالم، خازن مسجد کمیٹی مالیر کوٹلہ، وکارگزار ناظم اعلیٰ صوبائی جمعیت اہل حدیث پنجاب)

مرکزی جمعیت اہل حدیث کی تازہ ترین پیش کش

تاریخ ردقادیانیت اور خدمات اہل حدیث کے سلسلہ میں معلومات کا خزانہ

ڈاکٹر بہاءالدین حفظہ اللہ کے قلم سے

تحریک ختم نبوت (1 تا 25 جلدیں)

تاریخ اہل حدیث (1 تا 8 جلدیں)

مکتبہ ترجمان کی مطبوعات پر 50% کی رعایت، مدارس، جامعات، مکتبات اور تاجران کتب درج ذیل پتہ سے طلب کریں۔

ملنے کا پتہ

مکتبہ ترجمان

اہل حدیث منزل، 4116، اردو بازار، جامع مسجد، دہلی۔ 110006

فون: 011-23273407، فیکس: 011-23246613